عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

قیمت: ۱۰ روپے

جلد: ۳۲ ۱۹ تا ۲۵ ربیع الاول ۱۴۳۴ھ مطابق یکم تا ۷ فروری ۲۰۱۳ء شمارہ: ۵

قادیانی دھوکہ دہی

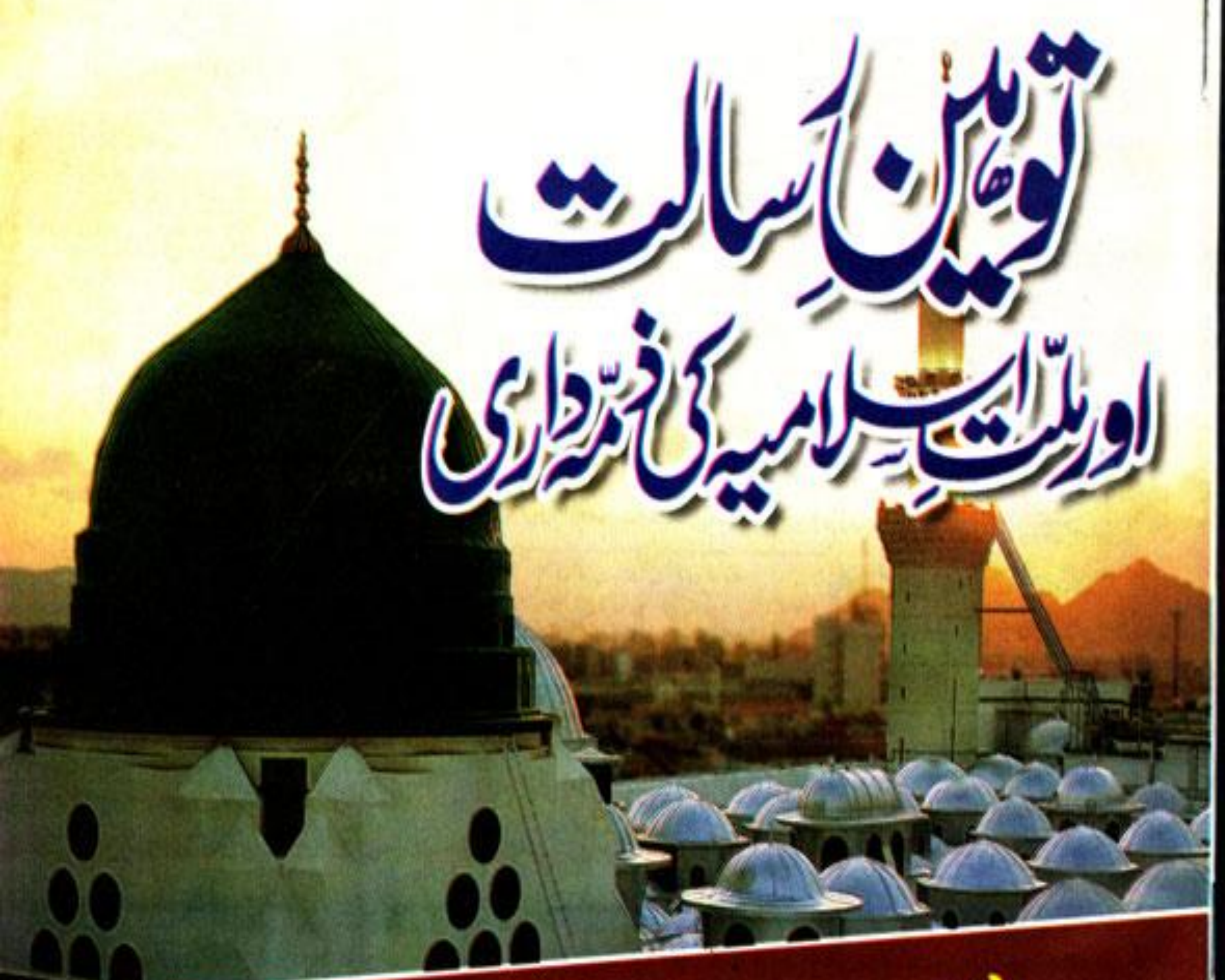

توہینِ رسالت اور ملتِ اسلامیہ کی ذمّہ داری

لاہور میں قادیانی پریس پر چھاپہ

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.com.pk
Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

جنات کا وجود اور اس کی حقیقت

ابوعمرو غزالی، کراچی

س:...... کیا جنات کا انکار کرنے والا شخص اسلام سے خارج ہوجاتا ہے؟

ج:...... جنات کا وجود حقیقت ہے اور جنات اللہ تعالیٰ کی ایک مخلوق ہیں جو آگ سے پیدا کی گئی ہے، یہ مختلف شکلیں اپنانے پر قدرت رکھتی ہے۔ ان میں مرد بھی ہوتے ہیں اور عورتیں بھی اور ان میں توالد و تناسل کا سلسلہ بھی جاری ہے اور یہ تعداد میں انسانوں سے کئی گنا بڑھ کر ہیں۔ زمین پر انسان کی آبادی سے پہلے جنات ہی رہا کرتے تھے، پھر جب اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا کہ انسانوں کو زمین پر آباد کریں تو فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ جنات کو پہاڑوں اور جنگلوں کی طرف دھکیل دیں، اس کے بعد انسان زمین پر آباد ہوئے۔ جنات اللہ تعالیٰ کے احکام کے مکلف ہیں، اس لئے ان میں مسلمان بھی ہیں اور غیر مسلم بھی، غیر مسلم سرکش جنات میں سے شیاطین ہیں جو خود بھی گمراہ ہیں اور انسانوں کو بھی گمراہ کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں اور انسانوں کے پکے دشمن ہیں، وہ کسی حال میں نہیں چاہتے کہ انسان اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار ہوکر جنت میں داخل ہو۔ جنات انسان کی نظروں سے اوجھل رہتے ہیں اور خیالات و وساوس کے ذریعے گمراہ کرتے ہیں۔ قرآن کریم کی بے شمار آیات اور کئی احادیث جنات کے وجود پر دلالت کرتی ہیں۔ اس لئے جانتے بوجھتے ہوئے ایک مسلمان تو ان دلائل کا انکار نہیں کرسکتا، اگر کوئی صرف جنات کے دکھائی نہ دینے کی بنا پر ان کے وجود کا انکار کرے تو یہ جہالت ہے۔

س:...... کس حدیث سے ثابت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کے ذریعے معلوم ہوتا ہے کہ جنات کی ایک جماعت جنگل میں آئی ہے اور آپؐ ایک صحابی کو لے کر جنگل میں جاتے ہیں اور جنات کی جماعت سے ملاقات کرتے ہیں اگر ایسا ہے تو اس واقعہ کی وضاحت کریں۔

ج:...... سورۂ احقاف کی چند آیات ہیں (۲۹ تا ۳۲) جن میں جنات کے ایمان لانے کا ذکر ہے۔ جس کی مختصر وضاحت مندرجہ ذیل ہے:

''بعثت محمدی سے قبل جنوں کو کچھ آسمانی خبریں معلوم ہوجاتی تھیں، جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی آنا شروع ہوئی وہ سلسلہ تقریباً بند ہوگیا اور بہت کثرت سے شہب کی مار پڑنے لگی۔ جنوں کو خیال ہوا کہ ضرور کوئی نیا واقعہ ہوا ہے جس کی وجہ سے آسمانی خبروں پر بہت سخت پہرے بٹھلائے گئے ہیں۔ اس کی جستجو کے لئے جنوں کے مختلف گروہ مشرق و مغرب میں پھیل پڑے۔ ان میں سے ایک جماعت 'بطن نخلہ'' کی طرف سے گزری۔ وہاں اتفاق سے اس وقت حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چند اصحابؓ کے ساتھ نماز فجر ادا کررہے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے جنوں کی اس ٹکڑی کا رخ قرآن سننے کے لئے ادھر پھیر دیا۔ قرآن کی آواز انہیں بہت عجیب اور موثر و دلکش معلوم ہوئی اور اس کی عظمت و ہیبت دلوں پر چھاگئی۔ آپس میں کہنے لگے کہ چپ رہو اور خاموشی کے ساتھ یہ کلام پاک سنو۔ آخر قرآن کریم نے ان کے دلوں میں گھر کرلیا۔ وہ سمجھ گئے کہ یہی نئی چیز ہے جس نے جنوں کو آسمانی خبروں سے روکا ہے۔ بہرحال جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پڑھ کر فارغ ہوئے، یہ لوگ اپنے دلوں میں ایمان و ایقان لے کر واپس گئے اور اپنی قوم کو نصیحت کی۔ ان کی مفصل باتیں سورۂ جن میں آئیں گی۔ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اس مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے آنے جانے اور سننے سنانے کا پتہ نہیں لگا۔ ایک درخت نے باذن اللہ کچھ اجمالی اطلاع آپ کو دی اور مفصل حال اس کے بعد وحی کے ذریعے سے معلوم کرایا گیا۔ کما قال تعالیٰ: ''قل اوحی الی انہ استمع نفر من الجن '' الخ (الجن، رکوع:۱) بعدہٗ بہت بڑی تعداد میں جن مسلمان ہوئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کرنے اور دین سیکھنے کے لئے ان کے وفود حاضر خدمت ہوئے۔'' (از تفسیر عثمانی)

☆☆..........☆☆

ہفت روزہ

ختمِ نبوّت

مجلس

مجلسِ ادارت

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد

علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۳۲ — ۱۹ تا ۲۵ ربیع الاول ۱۴۳۴ھ مطابق یکم تا ۷ فروری ۲۰۱۳ء — شمارہ:۵

اس شمارے میں!

آہ! جناب پروفیسر غفور احمد صاحب!	۵	مولانا اللہ وسایا مدظلہ
توہین رسالت اور ملت اسلامیہ کی ذمہ داری	۸	ڈاکٹر اجمل فاروق
سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ (۲)	۱۱	مولانا محمد عثمان معروفیؒ
مسجد نبوی پہ تو بتا کچھ......	۱۳	نعت شریف
اک دیا اور بجھا!	۱۴	صاحبزادہ حافظ مبشر محمود
لاہور میں قادیانی پریس پر چھاپا!	۱۵	امت خصوصی رپورٹ
قادیانی دھوکا دہی!.....	۱۷	مرسلہ: حافظ محمد سعید لدھیانوی
ملک کی بگڑتی صورت حال میں خفیہ ہاتھ؟	۲۰	ڈاکٹر دین محمد فریدی، بھکر
''دردمند خاتون'' (۳)	۲۱	مولانا حافظ عبدالرحمن مدظلہ
تربیت کریں اپنے راج دلاروں کی	۲۳	محمد کاشف
خبروں پر ایک نظر	۲۷	ادارہ

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

سرپرست

حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین و آرائش:

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

زرتعاون بیرون ملک

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر

زرتعاون اندرون ملک

فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے

چیک - ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ (کوڈ: 0159) کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰

Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)

Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi

Ph:32780337, 34234476 Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان

فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶

Hazori Bagh Road Multan

Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:

35,Stockwell Green

London, SW9 9HZ U.K

Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — طابع: سید شاہد حسین — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

درسِ حدیث

دنیا سے بے رغبتی

زُہد و عبادت میں اِعتدال

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

''حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی اور حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہما کو ایک دُوسرے کا بھائی بنادیا تھا، ایک دفعہ حضرت سلمانؓ حضرت ابوالدرداءؓ سے ملنے ان کے گھر گئے تو دیکھا کہ ان کی اہلیہ حضرت اُمّ الدرداء رضی اللہ عنہا نے میلے کچیلے کپڑے پہن رکھے ہیں، حضرت سلمانؓ نے اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے بتایا کہ: تمہارے بھائی ابوالدرداء کو دُنیا کی کسی چیز سے رغبت نہیں (مطلب یہ کہ عورت کی زیب و زینت شوہر کی خاطر ہوتی ہے، ان کو اس کی بھی رغبت نہیں تو اچھے کپڑے کس کے لئے پہنے جائیں؟)۔ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ گھر آئے تو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں کھانا پیش کرکے کہا کہ: آپ تناول فرمائیں، میرا روزہ ہے۔ انہوں نے فرمایا: جب تک آپ نہ کھائیں تب تک میں نہیں کھانے کا۔ چنانچہ انہوں نے (نفلی روزہ مہمان کی خاطر اِفطار کردیا اور) کھانا کھالیا۔ رات ہوئی تو حضرت ابو الدرداءؓ نماز کو اُٹھنے لگے، حضرت سلمانؓ نے فرمایا: ابھی سوجاؤ! چنانچہ ان کے کہنے پر وہ سو رہے، پھر نماز کے لئے اُٹھنے لگے تو پھر کہا: ابھی سو رہو! چنانچہ وہ پھر سوگئے، یہاں تک کہ جب صبح صادق کا وقت قریب ہوا تو حضرت سلمانؓ نے فرمایا: ہاں! اب اُٹھ کر نماز پڑھو۔ چنانچہ دونوں اُٹھے اور نمازِ تہجد پڑھی۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: آپ کے ذمے آپ کے نفس کا بھی حق ہے، آپ کے رَبّ کا بھی حق ہے، آپ کے مہمان کا بھی حق ہے، اور آپ کے ذمے آپ کے اہلِ خانہ کا بھی حق ہے، ہر صاحبِ حق کو اس کا حق ادا کرنا چاہئے۔ پھر یہ دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پورا قصہ بیان کیا، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سلمان نے ٹھیک کہا!'' (ترمذی، ج:۲، ص:۶۳)

اس حدیثِ پاک کا مدعا یہ ہے کہ زُہد و عبادت بہت اچھی چیز ہے، مگر اس کو بھی اپنی حد کے اندر رہنا چاہئے۔ زُہد و عبادت میں اتنا اِفراط جائز نہیں کہ اہلِ حقوق کے حقوق بھی تلف ہونے لگیں، یہ مضمون احادیثِ طیبہ میں بڑی کثرت سے آیا ہے۔

اللہ کو ناراض کرکے اِنسانوں کو خوش کرنا

''حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں خط لکھا کہ مجھے کوئی نصیحت لکھ بھیجئے، مگر زیادہ لمبی نہ ہو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب میں تحریر فرمایا: سلام علیک! امابعد: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خود سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ: جو شخص لوگوں کو ناراض کرکے اللہ تعالیٰ کی رضامندی تلاش کرتا ہے، اللہ تعالیٰ لوگوں کی مشقت سے خود کفایت فرماتے ہیں، اور جو شخص اللہ تعالیٰ کو ناراض کرکے انسانوں کو خوش کرنا چاہتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کے سپرد فرمادیتے ہیں، والسلام علیک!'' (ترمذی، ج:۲، ص:۶۳)

☆☆............☆☆

ایک نبوی وصیت نامہ

''حضرت معاذؓ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرا ہاتھ پکڑ کر تھوڑی دور تشریف لے چلے پھر ارشاد فرمایا: اے معاذ! میں تمہیں وصیت کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا اور بولنے میں سچائی اختیار کرنا اور عہد پورا کرنا اور امانت ادا کرنا اور خیانت نہ کرنا اور یتیم پر رحمت کھانا اور پڑوسی کا خیال رکھنا اور غصہ پی جانا اور گفتگو میں نرمی اختیار کرنا اور سلام کثرت سے کرنا اور امام (بادشاہِ وقت کی اطاعت) کو لازم پکڑے رہنا اور قرآن میں تفقہ سمجھ پیدا کرنا اور آخرت سے محبت رکھنا اور حساب (آخرت کے خوف) سے بے چین رہنا اور امیدوں کو کم کرنا اور نیک عمل کرتے رہنا اور میں تمہیں منع کرتا ہوں اس سے کہ تم کسی مسلمان کو بُرا بھلا کہو یا کسی سچے کو جھوٹا یا کسی جھوٹے کو سچا ٹھہراؤ یا انصاف پرور بادشاہ کی نافرمانی کرو اور زمین میں فساد برپا کرو۔ اے معاذ! اللہ کا ذکر ہر شجر و حجر کے پاس کیا کرو اور ہر گناہ کے لئے نئے سرے سے توبہ کیا کرو، پوشیدہ گناہ کی توبہ پوشیدہ طور پر اور اعلانیہ گناہ کی توبہ علانیہ طور پر۔'' (رواہ البیہقی فی الزہد کذا فی الترغیب ج:۴، ص:۱۰۵)

اس حدیث پاک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چند نہایت اہم نصیحتیں ارشاد فرمائی ہیں: تقویٰ کی اصل حقیقت یہ ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر یقین رکھتے ہوئے پھر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور اس کی پکڑ اور آخرت کے عذاب اور مواخذے سے ڈرتے ہوئے فکر اور احتیاط کے ساتھ زندگی گزارے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشہور صحابی حضرت ابی بن کعبؓ جو علم قرآن میں خصوصی امتیاز اور مہارت رکھتے تھے (اور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ان کی اس خاص علمی حیثیت کی توثیق فرمائی تھی) ایک دن ان سے امیر المومنین حضرت عمرؓ نے دریافت کیا کہ تقویٰ کی حقیقت کیا ہے؟ حضرت ابیؓ نے فرمایا کہ کبھی کانٹوں بھرے کسی راستے پر چلنے کا اتفاق تو آپ کو ضرور ہوا ہوگا؟ حضرت عمرؓ نے فرمایا کیوں نہیں، بارہا ایسے راستوں پر چلنے کا اتفاق ہوا ہے۔ حضرت ابیؓ نے فرمایا کہ اس وقت آپ نے کیا کیا؟ حضرت عمرؓ نے فرمایا: میں نے اپنے جسم اور کپڑوں کو سنبھالا اور خوب کوشش کی کہ اپنے جسم اور کپڑوں کو کانٹوں سے بچا کر صحیح سالم نکل جاؤں۔ حضرت ابی بن کعبؓ نے فرمایا بس یہی تقویٰ کی حقیقت ہے۔ (قرآن آپ سے کیا کہتا ہے، ص:۱۳۲)

مولانا اللہ وسایا مدظلہ

اداریہ

آہ! جناب پروفیسر غفور احمد صاحبؒ!

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیۡنَ اصۡطَفٰی

جناب پروفیسر غفور احمد صاحب ۲۶ردسمبر ۲۰۱۲ء کو کراچی میں انتقال فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

جناب پروفیسر غفور احمد صاحب انڈیا بریلی میں جون ۱۹۲۶ء میں پیدا ہوئے۔ آگرہ، لکھنؤ کی یونیورسٹیوں سے تعلیم حاصل کی۔ اسلامیہ کالج لکھنؤ میں پروفیسر مقرر ہوئے۔ پاکستان بننے کے بعد کراچی میں چارٹرڈ اکاؤنٹس انسٹی ٹیوٹ اور اردو کالج میں پڑھاتے رہے۔ ۱۹۷۰ء کے الیکشن میں کراچی سے قومی اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے۔ آپ پارلیمنٹ میں جماعت اسلامی کے پارلیمانی لیڈر تھے۔ تب ۱۹۷۴ء میں قادیانی مسئلہ قومی اسمبلی میں پیش ہوا تو مولانا مفتی محمودؒ، مولانا شاہ احمد نورانیؒ کے ساتھ جناب پروفیسر غفور احمد صاحب آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی طرف سے حکومت پاکستان کے ساتھ مذاکراتی ٹیم کے ممبر تھے۔ پارلیمنٹ کی خصوصی کمیٹی قادیانی مسئلہ کے حل کے لئے جو تمام ممبران پر مشتمل تھی۔ اس کے اجلاسوں کی صدارت جناب صاحبزادہ فاروق علی خان سپیکر قومی اسمبلی، مسز اشرف خاتون عباسی ڈپٹی سپیکر اور پروفیسر غفور احمد صاحبؒ کرتے تھے۔

۱۹۷۷ء کی تحریک نظام مصطفیٰ میں قومی اتحاد کے صدر مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ تھے اور سیکرٹری جمعیت علماء پاکستان کے سیکرٹری جنرل جناب محمد رفیق باجوہ تھے۔ تب رفیق باجوہ کی بھٹو صاحب سے ایک خفیہ ملاقات کا سکینڈل سامنے آیا تو قومی اتحاد میں شامل تمام جماعتوں نے باجوہ صاحب کو چلتا کیا۔ ان کی جگہ پروفیسر غفور احمد صاحبؒ قومی اتحاد کے سیکرٹری جنرل مقرر ہوئے۔ قومی اتحاد سے جناب ذوالفقار علی بھٹو صاحب نے مذاکرات کا ڈول ڈالا تو مولانا مفتی محمودؒ کے دائیں جناب نوابزادہ نصر اللہ خان اور بائیں جناب پروفیسر غفور احمد صاحب ہوتے تھے۔ یہ تین رکنی مذاکراتی ٹیم اپوزیشن کی جانب سے تھی اور گورنمنٹ کی جانب سے جناب ذوالفقار علی بھٹو، جناب عبدالحفیظ پیرزادہ اور جناب کوثر نیازی ہوتے تھے۔ اس زمانہ میں پروفیسر غفور احمد صاحب کی ثابت قدمی، محنت، تدبر اور بیباکی کے جوہر قوم کے سامنے آئے۔ اس ٹیم نے آخر وقت تک جس طرح مذاکرات میں جناب ذوالفقار علی بھٹو صاحب کو جکڑے رکھا وہ ایک شاندار قومی تاریخی ریکارڈ ہے۔ اسی اثناء میں ایک طالع آزما نے شب خون مار کر مارشل لاء نافذ کر دیا۔ تب اس طالع آزما سے جماعت اسلامی کے سربراہ میاں محمد طفیل کا برادری ازم غالب آیا۔ جناب ایئر مارشل اصغر خان اکیلے اڑان بھرنے کے درپے ہوئے۔ جماعت اسلامی قومی اتحاد کو چھوڑ کر ضیاء الحق سے سمجھوتہ کرنے کے لئے پر تولنے لگی۔ قومی اتحاد کو بچانے کے لئے مولانا مفتی محمودؒ، نوابزادہ نصر اللہ خانؒ ایسے بااصول سیاست دانوں کو بھی حکومت کا حصہ بننے پر راضی ہونا پڑا۔ تب جناب پروفیسر غفور احمد صاحب، جنرل محمد ضیاء الحق صاحب کی کابینہ میں شامل ہوئے۔ لیکن سمندر عبور کرنے کے باوجود جن حضرات کے خشک اجلے لباس کو ایک قطرہ پانی کی بھی نمی نہ پہنچی ان میں جناب پروفیسر غفور احمد صاحب بھی شامل تھے۔

پروفیسر غفور احمد مرنجان مرنج انسان تھے۔ دھان پان قسم کے بااصول سیاست دانوں میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ بہت نفیس طبیعت پائی تھی۔ شیخ الاسلام مولانا محمد یوسف بنوریؒ، مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ، جناب نوابزادہ نصراللہ خانؒ، جناب پروفیسر صاحب کی معاملہ فہمی، زیرکی اور تدبر کے قائل تھے۔ کل کی بات ہے جناب طاہرالقادری پروفیسر سے ڈاکٹر اور ڈاکٹر سے شیخ الاسلام بن گئے۔ لیکن پروفیسر غفور احمد صاحب نے ۱۹۵۰ء سے ۲۰۱۲ء تک ایک ہی جماعت اور ایک ہی منصب کو اپنائے رکھا۔ زہے استقلال واصول پرستی جواب عنقاء ہو رہا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے قومی اسمبلی کی کاروائی کا خلاصہ ''قومی تاریخی دستاویز'' کے نام سے شائع کیا تھا۔ مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ نے پروفیسر غفور احمد صاحب کو پیش کیا تو دیکھتے ہی چشم پرنم سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے لئے سراپا دعا بن گئے۔ ہم فقیروں کا ان سے برابر نیاز مندی کا رابطہ رہا۔ وہ بھی شیخ الاسلام مولانا محمد یوسف بنوریؒ کے قافلہ سے برابر رابطہ میں رہے۔ اب اس دنیا سے تشریف لے گئے۔ کہاں وہ قربتیں، کہاں یہ دوریاں۔ کل من علیها فان ویبقیٰ وجه ربک ذوالجلال والاکرام! کراچی میں جنازہ ہوا اور وہیں تدفین عمل میں آئی۔ قومی اتحاد کے سیکرٹری جنرل رہے۔ جنازہ پر شیعہ سنی سب قائدین ایک ہی صف میں متحد نظر آئے۔ رحمت پروردگار رحمتوں کی بارش ان کی تربت پر نازل فرمائے۔ آمین!

جناب قاضی حسین احمد صاحب کا سانحہ ارتحال!

۶،۵ رجنوری ۲۰۱۳ء کی درمیانی رات ۱۲ ربجے دل کے عارضہ میں حضرت قاضی حسین احمد سابق امیر جماعت اسلامی پاکستان اور صدر ملی یکجہتی کونسل آف پاکستان اسلام آباد میں وصال فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! قاضی حسین احمد صاحب کے والد گرامی دارالعلوم دیوبند کے فاضل اور شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے شاگرد تھے۔ اپنے استاذ کے نام پر اپنے بیٹے کا نام حسین احمد رکھا۔ قاضی حسین احمد بیک وقت دینی ودنیوی تعلیم سے بہرہ ور ہوئے۔ فارسی زبان پر آپ کو بھرپور عبور حاصل تھا۔ علامہ اقبال کے فارسی کلام کے آپ گویا حافظ تھے۔ اپنے خطاب میں جگہ جگہ علامہ اقبال مرحوم کے کلام سے استدلال پکڑا کرتے تھے۔ قاضی حسین احمد نے زندگی بھر جماعت اسلامی کے پلیٹ فارم سے خدمات سرانجام دیں۔

جناب قاضی حسین احمد صاحب نے کبھی مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی کے تفردات، غلط تعبیرات، یا متنازعہ عبارات کا دفاع نہیں کیا۔ بلکہ ایک موقع پر ان کا بیان شائع ہوا تھا کہ وہ مودودی صاحب کی ان متنازعہ عبارتوں سے لاتعلقی کا اظہار کرنے کے لئے تیار ہیں۔ تاکہ امت وحدت کی لڑی میں پروئی جائے۔ یہ آپ نے حضرت مولانا سید حامد میاںؒ سے فرمایا تھا۔ جناب قاضی حسین احمد صاحب بائیس سال مسلسل جماعت اسلامی کے امیر رہے۔ آپ کی زندگی جہد مسلسل سے عبارت تھی۔ وہ انتھک اور بھرپور مختی شخصیت تھے۔ آپ نے زندگی بھر جسے صحیح سمجھا اسے برابر عوام تک پہنچاتے رہے۔ ان کی رائے سے اختلاف ممکن ہے۔ لیکن ان کے اخلاص میں شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کام کے دل وجان سے قدردان تھے۔ کبھی ایسے نہیں ہوا کہ انہیں رد قادیانیت یا عقیدہ ختم نبوت کی جدوجہد کے لئے آواز دی ہو اور وہ پیچھے رہے ہوں۔ ہمیشہ صف اول میں رہے اور دل ودماغ کی تمام صلاحیتوں کے ساتھ رہے۔ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں تشریف لانا ان کا معمول تھا۔ ہمیشہ تشریف لاتے۔ کانفرنس سے قبل یا بعد جب بھی موقع ملتا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ سے ملاقات کرتے۔ جب ہم لوگ قاضی صاحب کو ملنے کے لئے جاتے حضرت خواجہ صاحبؒ کے حالات ضرور معلوم کرتے اور گہری محبت کے ساتھ آپ کا تذکرہ کرتے۔ آپؒ کی وفات پر تشریف لائے۔ اخبارات میں تعزیتی مضمون بھی لکھا۔ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے جب ضرورت ہوتی۔ ضرور شرکت سے سرفراز فرماتے۔ پرویز مشرف کے دور میں پاسپورٹ سے مذہب کا خانہ نکال دیا گیا۔ اس کے لئے جدوجہد میں آپ برابر کے شریک رہے۔ اس

تحریک کے آخری موڑ پر اسلام آباد میں جلوس نکالنے کا فیصلہ ہوا۔ اس موقع پر قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب بیمار ہوگئے۔ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ بیرون ملک کے سفر پر تھے۔ تب حضرت قاضی حسین احمد صاحب نے اس جلوس کی قیادت فرمائی۔ حضرت مولانا عبدالغفور حیدری، حضرت مولانا ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر، حضرت حافظ حسین احمد صاحب، آپ کے شانہ بشانہ تھے۔ مسجد دارالسلام سے آبپارہ چوک تک جلوس نکالا گیا۔ اس موقع پر آپ نے کمال محبت سے اس جلوس کی کامیابی کی خوشی میں اپنے دست کرم سے فقیر راقم کی دستار بندی کرائی۔ یہ آپ کا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کام اور کارکردگی پر بھرپور اعتماد کا اظہار تھا۔

آپ زندگی بھر اتحاد امت کے لئے لازوال جدوجہد کرتے رہے۔ اس سلسلہ میں ملی یکجہتی کونسل کی تشکیل آپ کا بڑا کارنامہ شمار کیا جاسکتا ہے۔ آپ نے افتراق وتشتت کی مسموم فضا میں جناب ساجد علی نقوی، مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی، مولانا محمد ضیاء القاسمی، جناب مرید حسین یزدانی ایسے متحارب حضرات کو ایک سٹیج پر ہم پیالہ وہم نوالہ کردیا۔ تاکہ ملک سے مذہبی قتل وغارت کا خاتمہ ہو۔ اس دور میں یہ ملک کی بہت بڑی خدمت تھی۔ جو آپ کی مساعی جمیلہ سے ظہور میں آئی۔ بعض شتر بے مہار قسم کے اوباش نوعمر لڑکوں نے حضرت قاضی صاحب کے سامنے بہت کمینگی کا مظاہرہ کیا۔ نعرہ بازی کی، جو ہر طرح اخلاق باختگی کا مظہر تھی۔ لیکن وہ اتنے صابروشاکر انسان تھے کہ زندگی بھر اس کا تذکرہ تک نہیں کیا۔ اتنے عظیم المرتبت شخص کی جدائی کے بعد بہت ساری ایسی قدریں ہیں جن کی حفاظت کے لئے ان کی مدتوں یاد آئے گی۔ جماعت اسلامی کے دستور کے مطابق غالباً تین یا چار دفعہ ایک شخص امیر بن سکتا ہے۔ اس کے بعد نہیں چنانچہ آپ نے یہ پیریڈ پورے کئے تو اب ان کی جگہ جناب سید منور حسن جماعت اسلامی کے امیر منتخب ہوئے۔ لیکن اس کے باوجود قاضی صاحب مسلسل شب وروز مور چہ زن رہے۔ آپ نے اپنی شبانہ روز کی محنتوں سے امت کی وحدت کا فریضہ انجام دیئے رکھا۔ دسمبر ۲۰۱۲ء میں آپ نے اتحاد امت کانفرنس اسلام آباد کنونشن سنٹر میں منعقد کرائی۔ عالم اسلام سے پوری امت کے جن جن حضرات کو جمع کر سکتے تھے کیا۔ آپ نے ملی یکجہتی کونسل کا احیاء کیا۔ آپ متحدہ مجلس عمل کی دل وجان سے بحالی چاہتے تھے۔ لیکن بعض جماعتی فیصلوں کے سامنے مجبور ہوجاتے تھے۔ غرض ان کے تذکرے مدتوں رہیں گے۔ سید منور حسن ضابطہ کے پابند انسان ہیں۔ قاضی حسین احمد محبتوں کا منبع تھے۔ حق تعالیٰ ان کی بال بال مغفرت فرمائیں۔ فقیر کے نام آپ کا آخری خط پیش خدمت ہے جو ۳۰ر نومبر ۲۰۱۲ء کا تحریر کردہ ہے:

برادر محترم جناب مولانا اللہ وسایا صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپ کا خط ملا۔ آپ کے نام کے ساتھ (فقیر) کا لفظ پڑھ کر آپ کی شخصیت کی تصویر ذہن میں سامنے آگئی۔ واقعی آپ اسلاف کے فقر اور عجز وانکسار کا پیکر ہیں۔ ملی یکجہتی کونسل میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی شمولیت یکجہتی کونسل کے لئے باعث برکت ہے۔ خطیب اعظم مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی حیات میں تحفظ ختم نبوت کا پلیٹ فارم امت کی یکجہتی کی علامت تھی۔ آپ پھر سے کوشش کریں کہ اس پلیٹ فارم پر پوری امت اکٹھی ہوجائے اور امت مسلمہ کے اندر ہم کسی پر کافر ومشرک اور توہین صحابہ اور توہین رسول کی تہمت لگانے سے گریز کریں اور جو طبقہ خود ایک الزام سے برأت کا اظہار کردے ہم ان کی برأت کو قبول کریں۔

اتحاد امت کنونشن نے جو مشترکہ اعلامیہ جاری کیا ہے۔ اس پر پوری امت کو جمع کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ جیسے کہ ۳۱ علماء کے ۲۲ نکات پر پوری امت کا اتفاق ہے۔

والسلام

مخلص

قاضی حسین احمد

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

توہینِ رسالت اور ملتِ اسلامیہ کی ذمہ داری

ڈاکٹر اجمل فاروق

شیطانی فلم کے خلاف امریکی حکمرانوں اور ترجمانوں نے انتہائی گستاخانہ طنز آمیز بیانات جاری کر کے اپنی شیطنت پر پردہ ڈالنا چاہا ہے اور انہیں کے نے میں نے ہمارے کچھ علما، نام نہاد دانشور اور اردو میڈیا کے بعض حضرات بھی ملا رہے ہیں۔ ایک گھر یا ایک ادارہ کے آپ ذمہ دار ہیں، آپ کے کارکنوں میں سے ایک خلاف قانون یا خلاف تہذیب حرکت کرتا ہے، مثلاً ایک راہ گیر کے پتھر مار دیتا ہے، وہ آپ کے پاس شکایت لے آتا ہے، آپ کہتے ہیں: مجھے افسوس ہے کہ میں آپ کے دکھ پر افسوس کرتا ہوں، آپ کہتے ہیں اپنے ملازم کو سزا دیجئے، وہ آئندہ سے ایسا نہ کرے، وہ کہتا ہے یہ نہیں ہوسکتا، یہ تو اس کی آزادی پر پابندی لگانے والی بات ہے۔ ہماری تہذیب میں ایسا نہیں ہوتا۔ بتائیے ایسے میں شکایت کرنے والا فرد کیا کرے گا؟ ہمارے نام نہاد دانشوران نے ایک جملہ رٹ لیا ہے: ''یہ تو ان کی سازش ہے، وہ اشتعال دلانا چاہتے ہیں، ہماری امیج خراب کرنا چاہتے ہیں، دنیا کو بتانا چاہتے ہیں کہ مسلمان خونخوار ہیں، دہشت گرد ہیں، ہمیں صبر و ضبط و حکمت اور ہوش سے کام لینا چاہئے۔''

حالانکہ امریکی حکمرانوں نے اپنے بیانات سے اپنی نیت صاف کردی ہے۔ یورپ کے بڑے مسلم آبادی والے ملک فرانس میں کارٹون کی اشاعت اور حکومتی سطح پر اس کی حمایت اور احتجاج پر پابندی کے ذریعہ اپنا عندیہ واضح کردیا ہے کہ وہ آئندہ بھی اس طرح کی مذموم حرکتیں جاری رکھنے پر پابندی نہیں لگائیں گے۔ اس مسئلہ پر خاص طور پر اقوامِ متحدہ میں اوباما اور اس کے نمائندہ الان چیمبر لن (Allen Chamberlain) نے جلے ہوئے پر نمک چھڑکتے ہوئے کہا کہ ''ہمیں افسوس ہے مگر ہم دنیا میں ہر جگہ انسانی حقوق اور حقِ اظہار رائے کی حفاظت کریں گے'' اور اس طرح طنز بھی کیا کہ جہاں اظہار رائے کی آزادی نہیں ہے، وہیں تشدد، غربت اور انتہاپسندی پائی جاتی ہے۔ میں اپنے دانشور، علماء اور بزرگان سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ مندرجہ بالا بیان پڑھ کر انصاف سے بتائیں کہ اس میں افسوس کا اظہار ہے یا اپنی جہالت اور شرارت پر اصرار اور ملت اسلامیہ پر طنز ہے۔ یہ مغربی بھیڑیے کتنے جمہوریت پسند، انسانی حقوق کے دلدادہ اور حقِ اظہار رائے کے حامی ہیں، اس پر الجیریا سے لے کر ہندوستان تک کروڑوں بے گناہوں کا خون اور صدیوں کی غلامی گواہ ہے۔ ان کی جمہوریت نے کتنی جمہوریتوں کا گلا گھونٹا ہے اور آج بھی گلا گھونٹ رہے ہیں۔ ساری دنیا میں مسلمانوں کے احتجاج میں چار امریکی ہلاک ہوگئے تو سارے میڈیا آسمان سر پر اٹھائے ہوئے ہیں، مگر عراق پر بش کے اقوامِ متحدہ کی اجازت کے بغیر کئے گئے حملے میں پانچ لاکھ سے زیادہ معصوم بچے، بوڑھے خواتین شہید کئے گئے تب میڈیا چپ رہا؟ جو میڈیا اور مسلم دانشور اس وقت چپ بیٹھے رہے، جب گوانتاموبے اور ابوغریب میں امریکی حکومت کی مرضی قرآن پاک کی بے حرمتی کو ایک تعذیبی ہتھکنڈا (Torture Tool) کی طرح بار بار استعمال کیا گیا۔ قرآن کو جوتوں کی ٹھوکریں ماری گئیں اور اسے فلش بھی کیا گیا، تاکہ قیدی برداشت نہ کرکے اپنے راز اُگل دیں۔ یہ سب ریکارڈ میں محفوظ ہے۔ وکی لیکس میں بھی محفوظ ہے۔ گردنوں میں پٹہ ڈال کر خبیث امریکی خاتون فوجی کی فوٹو لوگوں کو ابھی بھی یاد ہے۔ اس وقت یہ واعظین اور صبر اور حکمت کی تلقین کرنے والے کہاں تھے؟ مسلمانوں کو گردن جھکا کر جینے اور شعائر اسلام اور پیغمبر آخرالزماں حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی کردار کشی پر مظاہرہ کرنے والوں کو جذباتی، بے وقوف اور صبر و حکمت سے عاری بتانے والے کہاں تھے؟ اور ابھی یہ سلسلہ رکا کہاں ہے؟ پچھلے ہی دنوں افغانستان میں قرآن سوزی امریکی فوجیوں کے ذریعہ کی گئی، اس پر دنیا میں کوئی ہنگامہ نہیں ہوا۔ افغانستان کو چھوڑ کر دنیا نے مسلمانوں کو کیا تحفے عطا کیے، کتنے غیر مسلم اسلام لے آئے کہ مسلمانوں نے بڑے اونچے اخلاق کا مظاہرہ کیا اور قرآن سوزی کے واقعات کے باوجود آرام سے قورمہ، نہاری کھا رہے ہیں اور ۲۰ کا مزہ لے رہے ہیں؟

علم و حکمت کے ٹھیکیداروں سے سوال یہ ہے کہ ۵۷ ملکوں اور ڈیڑھ ارب آبادی والی امت

مسلمہ پر شعائر اسلام کی بے حرمتی ہونے پر کوئی شرعی ذمہ داری حکومتی اور اجتماعی سطح پر عائد ہوتی ہے یا نہیں؟ جس طرح امریکا عافیہ صدیقی، خالد شیخ، ابو حمزہ مصری کو زبردستی اغوا کر کے قانوناً ملک بدر کرالیتا ہے۔ یہ ۵۶ ممالک ایسا کیوں نہیں کرتے؟ اگر یہ ایسا نہیں کرتے تب ملت میں مایوسی، بے مائیگی اور انتشار پھیلتا ہے۔ جب اجتماعیت کے سربراہ مجرمانہ خاموشی یا دکھاوے والی کارروائیوں اور صحافیوں کے امریکی دوروں اور مدرسوں اور جامعہ ملیہ وسلم یونیورسٹی اور اسلامک کلچر سینٹر دہلی وغیرہ میں امریکی سفارت کاروں کی بار بار کی آمد اور نوازشوں کے طفیل عراق پر امریکی حملہ کے بعد سے لگاتار مسلم قائدین اور اردو صحافت میں ایمانی بے حسی بڑھی ہے، گویا کہ اس کے عنوانات بہت خوشنما صبر، حکمت اور ہوشمندی وغیرہ کے ہی ہیں۔ اگر یہ مغرب کی سازش کا ایک پہلو ہوسکتا ہے کہ وہ ہمیں چھیڑ کر اس کے ردعمل کے ذریعہ ہماری منفی تصویر دکھانا چاہتا ہے تو کیا ایک پہلو یہ نہیں ہوسکتا کہ وہ دھیرے دھیرے ملت کے اندر سے ایمانی غیرت، حمیت، حس اور اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، قرآن، کعبہ کی بے توقیری کا ماحول پیدا کردے۔ آج رسول کے کارٹون اور کردارکشی پر ہم چپ رہیں تو خدانخواستہ جب کل کعبہ مشرفہ پر حملہ ہو، جیسا کہ امریکی فوج کے تربیتی اسکول میں حال تک تربیت کی جاتی رہی ہے تو اس وقت بھی کچھ جذباتی، بے صبروں اور بے وقوفوں کے علاوہ ساری امت، صبر، حکمت اور دانائی کے ساتھ "انا ھہنا قعدون"... ہم تو یہاں بیٹھے رہنے والوں میں سے ہیں... کا ورد کرتی رہے گی تو کیا اللہ تعالیٰ کے حضور بھی یہ پوری ملت، حکومتیں، جماعتیں اور علماء دانشوران جواب دہی کر پائیں گے؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی غزوات میں بعض صحابہ کرام سے ڈسپلن کی خلاف ورزی یا اجتہادی غلطی وغیرہ ہوئی ہے۔ مثلاً ایک مقابل کو کلمہ پڑھنے کے باوجود قتل کردیا کہ یہ جان بچانے کے لئے کلمہ پڑھ رہا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے افسوس بھی کیا۔ صحابی رضی اللہ عنہ کو پھٹکار لگائی، مگر کیا آئندہ ایسا پھر نہ ہوجائے کہ اندیشہ سے جہاد کو ہی ختم کردیا کہ بس اب صرف دعوت اور تبلیغ ہوگی؟ دنیا بھر کے احتجاج میں جو بھی غیر قانونی حرکتیں اور نقصانات مسلمانوں نے کئے اس کا قانونی اور مالیاتی جرمانہ، سزا اور تاوان کی شکل میں متاثرین کو دیا جانا چاہئے، مگر مغرب سے بھی حساب چکانا ضروری ہے، اس نے مسلم دنیا میں جو لوٹ مار کی ہے، عراق سے تو تیل چرایا جارہا ہے، جو لاکھوں بے گناہ شہید کئے گئے ہیں پینتالیس سالوں سے لاکھوں فلسطینی مہاجرین کی زندگی گزار رہے ہیں، خود امریکی حکومت کے اعتراف کے مطابق ڈرون حملوں میں ہزاروں بے گناہ بچے، عورتیں متوازی نقصان (Collateral Damage) کے طور پر مارے گئے ہیں، ان سب کا جرمانہ بھی لیا جانا ضروری ہے۔ ان کا یاد دلایا جانا ضروری ہے۔ مغرب کے ان بے شرم قائدین اور ان کے مشرقی غلاموں کو جمہوریت کی دہائی دیتے ہوئے شرم نہیں آتی کہ الجیریا میں جمہوریت کا گلا گھونٹنے کی وجہ سے اب تک پچیس لاکھ انسانی جانیں ضائع ہوگئیں، کیونکہ امریکا اسلام پسند اسلامک سالوشن فرنٹ کو الیکشن میں منتخب ہوکر اقتدار میں آنے نہیں دینا چاہتا آج بیس سال سے قتل وخون جاری ہے۔ یہ سوال اوباما اور اس کے غلاموں سے کون پوچھے گا؟ جو مسلمانوں کو انسانی حقوق کے عدم تحفظ اور تشدد کے فروغ کا طعنہ دیتا ہے! آج فلسطین میں حماس کی جمہوری جیت کے خلاف فتح کو مغرب کیوں حمایت دے رہا ہے۔ یہ کس جمہوریت کا اصول ہے؟ آج سعودی عرب کی بادشاہی کی طرف سے آنکھیں کیوں بند رکھی جارہی ہیں۔ بادشاہی اور جمہوریت میں کیا تعلق ہے؟

آزادیٔ اظہار رائے کی حقیقت سب کو معلوم ہے کہ یہودیوں کو بدنام کرنا جرم ہے۔ لندن کے میئر کین لیونگسٹن کو عہدہ سے ہاتھ دھونا پڑا۔ تاریخ دان ارون کو جیل ہوگئی۔ احمدی نژاد کے خلاف میڈیا میں طوفان کھڑا کیا گیا، برٹش شہزادی کے برہنہ فوٹو کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کارٹون کے اگلے دن کورٹ کے آرڈر سے شائع نہیں ہونے دیا اور امریکا اور یوروپ میں سیکورٹی کے نام پر انسانی حقوق کی دھجیاں اڑائی جارہی ہیں۔ ہوائی اڈوں پر اسکیننگ سے لے کر ننگی تلاشیاں لینے والے پر ہر

ESTD 1880
سو سال سے زائد بہترین خدمت
ABDULLAH
BROTHERS SONARA
عبداللہ برادرز سونارا
Formerly: H. Elyas Sonara
Shop: NP 2/73, Bhangnari Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph:2546455, Cell:0301-2352363

مسجد میں ایف بی آئی کے مخبر گھسیڑنے والے ہر امریکی کی ای میل اور فیس بک پر نظر رکھنے والے کس منہ سے انسانی حقوق کی بات کرتے ہیں؟ ضرورت ہے اس منافقت کو برہنہ کرکے سامنے لانے کی، ان کے انصاف کے پیمانے بھی ملاحظہ ہوں۔ پادری ٹیری جونز قرآن پاک کو جلاکر بے حرمتی کرتا ہے، اسے ایک دن کی سزا یہ مکار حکومت دیتی ہے۔ کیا دنیا میں ڈیڑھ ارب مسلمانوں کے حقوق کی قیمت ان ظالموں نے اتنی ہی لگائی ہے؟ اس سے چھوٹے چھوٹے جرائم میں مسلم علماء، عمر قید، تنہائی کی سزا کاٹ رہے ہیں۔ گزشتہ روز ہی ایک امریکی عدالت نے نائن الیون کے مشکوک پراسرار واقعہ کے لئے القاعدہ اور ایران پر چھ ارب ڈالر کا جرمانہ صرف پینتالیس متاثرین کے خاندانوں کے لئے کیا ہے؟ مگر عراق پر غیر قانونی امریکی حملہ کے پانچ لاکھ متاثرین لوگوں سے الٹا ان کا پٹرول بطور خرچہ وصول کیا جارہا ہے؟

یہ ہے اس انسانی حقوق اور آزادئ اظہار رائے کی حقیقت جس کا شور مچاکر اپنی ذہنی خباثت اور مذہبی دشمنی کو روبہ عمل لایا جارہا ہے۔ اقوام متحدہ ماحولیات کے خلاف، نشہ آور ادویہ کے خلاف، بچہ مزدوری کے خلاف، سر پر غلاظت ڈھونے کے خلاف، تمباکو نوشی کے خلاف قوانین بناتی ہے، مگر اہانت دین کے قانون کو یہ ظالم مغربی ممالک پاس نہیں ہونے دیتے کہ اس کا غلط استعمال ہوگا۔ غلط استعمال تو دنیا کے ہر قانون کا ہورہا ہے۔ سیکورٹی کے قوانین ہوں، جہیز کے خلاف قانون ہو یا زنا یا خواتین کے خلاف دست درازی کے قوانین ہوں، مگر اس کے باوجود یہ قوانین جاری وساری ہیں۔ دہشت گردی کے خلاف خصوصی قوانین کی زد میں ہندوستان سمیت دنیا بھر میں ہزاروں بے گناہوں کی جو جوانیاں برباد کردی گئیں اور گھر اجاڑ دیئے گئے، مگر قوانین زندہ ہیں، کیونکہ ممالک کے تحفظ کا سوال ہے۔ اسی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ اہل ایمان کے لئے اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم، قرآن، کعبہ عزیز ہے۔ وہ ان کی بے ادبی پر تمام قانونی کارروائیاں کرے گی، چاہے دشمنان دین کو کتنا ہی ناگوار گزرے۔ جس جس طرح کی کارروائیاں اہل مغرب دین اسلام کے خلاف کررہے ہیں، وہ علمی نوعیت کی ہے ہی نہیں کہ ان کا علمی جواب دیا جائے۔ وہ سب کے سب ہتک اور توہین کے زمرہ میں آتی ہیں۔ امت مسلمہ کے لئے فی الوقت ترجیحات میں سب سے ضروری کاموں میں الیکٹرونک اور پرنٹ میڈیا کو وجود میں لانے کا ہے۔ کروڑوں روپے کے کانفرنس، سیمینار، اجتماعات، امریکا، برطانیہ کے تبلیغی دوروں کے ساتھ ساتھ صبر حکمت، طویل المدتی پالیسی کے تحت اپنا میڈیا کیوں نہیں کھڑا کیا جاتا؟ غیر مسلموں نے E-Tv اور Z.Salam شروع کردیا اور ہمارے دانشور بھی انہیں کے بھروسہ بیٹھے رہتے ہیں جو حضرات بڑی حکمت ودانائی کی باتیں کررہے ہیں وہ ایمانداری کے ساتھ بتاسکتے ہیں کہ احتجاج یا مظاہرہ کے بجائے کتنے غیر مسلموں تک نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت سے متعلق مواد پہنچا سکے؟ اب تک طویل المدتی پالیسی کے تحت وہ کتنے غیر مسلموں تک دعوتی ربط کرپائے؟

آج وطن پرستی کے نام پر اس کی حفاظت کے لئے اس کے پرچم، قومی نشان، قومی ترانہ، قومی جانور تک کی بے عزتی پر سزا ہوتی ہے اور ہمارے دانشور ہمیں بتارہے ہیں کہ رحمۃ للعالمین کی بے حرمتی کی سزا قرآن مجید میں بیان ہی نہیں ہوئی ہے، جب کہ قرآن تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے بلند آواز کرنے پر سارے اعمال غارت ہونے کی خوفناک تنبیہ کرتا ہے اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کردارکشی کو پی جانے پر آمادہ کئے جارہے ہیں۔ کیا خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شاتم رسول کعب بن اشرف کے خلاف کارروائی نہیں کروائی تھی؟ جھوٹے داعیان نبوت کے خلاف مسلح کارروائی نہیں کی تھی؟ یہ کام عوام نے نہیں کئے تھے، مگر حکومتیں کیوں نہیں کرتیں؟ جمہوریت کس چڑیا کا نام ہے؟ قیامت کے دن اللہ دلوں کے راز کھول کر سب سے حساب لے گا، اس حساب سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پیشی کا خیال کرکے اپنے خیال کا اظہار کرنا چاہئے۔ حالات کا جبر، غلط رجحانات وخیالات کی اشاعت کا ذریعہ نہ بنادے، اس بدنصیبی سے ہمیں پناہ مانگنی چاہئے۔ ☆☆☆

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
دکان نمبر N-91 صرافہ بازار میٹھادر کراچی
فون: 2545573

سرورِ کونین ﷺ کی حیاتِ طیبہ

ایک نظر میں

مولانا محمد عثمان معروفیؔ

گزشتہ سے پیوستہ

اسلامی ریاست کی ابتدا:

◆ فتح خیبر: محرم ۷ھ/ مئی ۶۲۸ء مسلمان چودہ سو، ۱۸ شہید، دشمن دس ہزار، ۹۳ مقتول، یہیں آپ کو زہر دیا گیا تھا ◆ حضرت صفیہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عقد، گدھے، خچر، درندے ار پنجہ دار پرندے کی حرمت: ۷ھ ◆ غزوۂ ذات الرقاع: محرم ۷ھ مسلمان چار سو حضرت خالد بن ولید اور عمرو بن عاص کا قبول اسلام: صفر ۷ھ ◆ عمرۃ القضاء، حکم رل، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت میمونہؓ سے عقد: ذوالقعدہ ۷ھ ◆ غزوۂ موتہ، جمادی الاولیٰ ۸ھ ستمبر ۶۲۹ء مسلمان تین ہزار ۱۲ شہید، دشمن ایک لاکھ ◆ غزوۂ ذات السلاسل: جمادی الاخریٰ ۸ھ اکتوبر ۶۲۹ء مسلمان پانچ سو ◆ سیرۃ الخبط یا سیف البحر: رجب ۸ھ نومبر ۶۲۹ء مسلمان تین سو، اسی سریہ میں ایک مچھلی کا گوشت اٹھارہ روز یا اس سے زیادہ دنوں تک کاٹ کاٹ کر تین سو صحابہ کھاتے رہے، اس کی پسلی کی دو ہڈیاں حضرت ابوعبیدہؓ نے کھڑی کیں تو اس کے اندر سے سب سے لمبے اونٹ پر سب سے لمبا آدمی سوار ہوکر گزر گیا ◆ فتح مکہ معظمہ: پنجشنبہ ۲۰ رمضان ۸ھ جنوری ۶۳۰ء مسلمان دس ہزار، ۱۳ کافر مقتول ◆ غزوۂ حنین و محاصرۂ طائف شوال ۸ھ فروری ۶۳۰ء مسلمان بارہ ہزار چھ شہید، دشمن چار ہزار اکہتر مقتول ◆ جنگ مخلہ داوطاس، وفات زینب بنت محمدؐ: ۸ھ ◆ ولادت حضرت ابراہیم بن محمدؐ از ماریہ قبطیہؓ ذوالحجہ ۸ھ اپریل ۶۳۰ء ◆ سریہ عیینہ بن حصن جانب بنی تمیم: محرم ۹ھ اپریل ۶۳۰ء ◆ پچاس سوار کا دستہ، سریہ علقمہ بن مجزز جانب حبشہ: ربیع الآخر ۹ھ جولائی ۶۳۰ء مسلمان تین سو ◆ سریہ علیؓ بن ابی طالب جانب طے، پچاس سواروں کے ساتھ ۹ھ ۶۳۰ء ◆ غزوۂ تبوک و جیش عسرت: روانگی پنجشنبہ رجب ۹ھ اکتوبر ۶۳۰ء تیس ہزار فوج، دس ہزار گھوڑے، اس غزوہ سے واپسی میں منافقین نے ایک گھائی میں گرا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہلاک کرنے کی سازش کی تھی ◆ زکوٰۃ و جزیہ کا حکم، سود کی حرمت، واقعۂ ایلا و تخییر، فرضیت حج: ۹ھ پہلا حج بامامت صدیق اکبرؓ ◆ حج اکبر: دوشنبہ ۹ ذوالحجہ ۹ھ مارچ ۶۳۱ء ◆ سریہ خالد بن ولیدؓ، وفات حضرت ابراہیم بن محمدؐ: ربیع الاول ۱۰ھ جون ۶۳۱ء ◆ روانگی حضرت علیؓ جانب یمن: رمضان ۱۰ھ ۹ دسمبر ۶۳۱ء ◆ تیاری جیش اسامہؓ برائے شام صفر ۱۱ھ مئی ۶۳۲ء ◆ ابتدائے مرض نبوی دوشنبہ ۲۸ صفر ۱۱ھ مئی ۶۳۲ء ◆ وفات حسرت آیات: دوشنبہ بوقت چاشت ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ ۹ جون ۶۳۲ء ◆ تدفین: وفات کے بتیس گھنٹے کے بعد شب چہارشنبہ ۱۴ ربیع الاول ۱۱ھ ۱۱ جون ۶۳۲ء ◆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دعوت و تبلیغ کے کل ایام ۸۱۵۶ اور ◆ دنیوی زندگی کے کل ایام ۲۲۳۳۰، ۶ گھنٹے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا:

حمزہؓ، عباسؓ، ابوطالب، ابولہب، عبدالعزیٰ، زبیر، مقوم، ضرار، مغیرہ ملقب بہ حجل، حارث عبدالکعبہ، قثم، غیداق، بعض روایات میں عوام بھی ہے، بعض نے غیداق اور حجل کو ایک کہا ہے اور بعض نے عبدالکعبہ اور مقوم کو ایک کہا، ان میں حضرت حمزہؓ و حضرت عباسؓ ایمان لائے اور ابوطالب و ابولہب کو اسلام کا زمانہ ملا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھیاں:

صفیہؓ، اروٰیؓ، عاتکہؓ، ام حکیم البیضاء، برہ، امیمہ ان میں حضرت صفیہؓ ایمان لائیں، کہا گیا ہے کہ اروٰی اور عاتکہ بھی ایمان لائیں اور ہجرت مدینہ فرمائی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ:

آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جدی نسب ماں کے ساتھ کلاب بن مرہ پر مل جاتا ہے۔

ضمیمہ:

◆ ہجرت حبشہ اولیٰ: رجب ۵ نبوی، اپریل ۶۱۴ء، اس میں گیارہ مرد چار عورتیں تھیں ◆ ہجرت حبشہ ثانیہ: ۷ نبوی، اس میں تراسی مرد بیس عورتیں تھیں ◆ فرضیت جہاد و مشروعیت اذان اور مشروعیت نماز عیدالفطر: ۱ھ یا ۲ھ سریہ حمزہؓ ۱ھ ◆ ہجرت کے پانچ ماہ بعد حضرت انسؓ کے مکان میں ۴۵ مہاجرین و ۴۵ انصار میں مواخات ہوئی، ایک ایک مہاجر کو ایک ایک انصار کا بھائی بنایا گیا ◆ ۸ھ میں مسجد نبوی کے اندر تین زینہ کا لکڑی کا منبر رکھا گیا۔ ◆ ۶۵۴ء میں مسجد میں آگ لگ جانے سے وہ منبر جل گیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن

شمار	نام مع ولدیت	سنہ نکاح	عمر بوقت نکاح	مدت مصاحبت نبی	سنہ وفات	عمر	مدفن	مرویات
۱	خدیجہ بنت خویلدؓ	۶۲۵ عیسوی	۴۰ سال	۲۵ سال	۱۰ نبوی	۶۵ سال	مکہ معظمہ	
۲	سودہ بنت زمعہؓ	۱۰ نبوی	۵۰ سال	۱۴ سال	شوال ۵۴ھ	۷۲ سال	مدینہ منورہ	۵
۳	عائشہ بنت ابی بکرؓ	شوال ۱۰ نبوی	۶ سال	۹ سال	۱۷ رمضان ۵۷ء	۶۶ سال	مدینہ منورہ	۲۲۱۰
۴	حفصہ بنت عمرؓ	شعبان ۳ ہجری	۲۲ سال	۸ سال	شعبان ۴۵ ہجری	۶۰ سال	مدینہ منورہ	۶۰
۵	زینب بنت خزیمہؓ	۳ ہجری	۳۰ سال	۳ ماہ	۳ ربیع الثانی ۴ھ	۳۰ سال	مدینہ منورہ	۰
۶	ام سلمہ بنت ابی امیہؓ	۴ ہجری	۲۶ سال	۷ سال	۵۹ھ یا ۶۳ھ	۸۴ سال	مدینہ منورہ	۳۷۸
۷	زینب بنت جحشؓ	۵ ہجری	۳۶ سال	۶ سال	۲۰ ہجری	۵۰ یا ۵۳ سال	مدینہ منورہ	۳۷۸
۸	جویریہ بنت حارثؓ	شعبان ۵ ہجری	۲۰ سال	۶ سال	ربیع الاول ۵۰ھ	۶۵ سال	مدینہ منورہ	۷
۹	ام حبیبہؓ بنت ابی سفیان	۶ ہجری	۳۶ سال	۵ سال	۴۴ ہجری	۷۴ سال	مدینہ منورہ	۶۵
۱۰	صفیہؓ بنت حیی بن اخطب	۷ ہجری	۱۷ سال	پونے چار سال	رمضان ۵۰ ہجری	۶۰ سال	مدینہ منورہ	۱۰
۱۱	میمونہ بنت حارثؓ	ذوالقعدہ ۷ ہجری	۳۶ سال	سوا تین سال	۵۱ یا ۶۱ ہجری	۸۰ سال	مقام سرف	۷۶

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی باندیاں:

◆ ماریہ قبطیہؓ جنہیں مقوقس نے ۷ ہجری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا تھا، بہت حسین تھیں ۱۶ ہجری میں وفات ہوئی۔

◆ ریحانہؓ بنت شمعون، بنوقریظہ کی تھیں ۱۰ ہجری میں حجۃ الوداع کے بعد وفات ہوئی۔

◆ نفیسہؓ جو حضرت زینب بنت جحشؓ کی کنیز تھیں، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہبہ کر دیا تھا۔

◆ ایک اور کنیز تھی جو کسی غزوہ میں آئی تھیں ورنہایت حسین تھیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے:

(۱) حضرت قاسمؓ، ولادت بمکہ قبل نبوت، عمر ایک سال پانچ ماہ، مدفن مکہ معظمہ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت ابوالقاسم اسی وجہ سے ہے۔

(۲) حضرت عبداللہ لقب طیب و طاہر، ولادت بمکہ: بعد نبوت، عمر ایک سال چند ماہ، یہ دونوں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے تھے۔

(۳) حضرت ابراہیمؓ از ماریہ قبطیہؓ، عمر ایک سال چار ماہ، وفات ۱۰ ربیع الاول ۱۰ھ، مدفن جنت البقیع مدینہ منورہ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیاں:

(۱) حضرت زینبؓ ولادت: قبل نبوت، وفات: ۸ھ، مدفن: جنت البقیع مدینہ منورہ۔

(۲) حضرت رقیہؓ حضرت زینبؓ سے تین برس چھوٹی تھیں، وفات: ۲۰ رشوال ۲ھ، مدفن: جنت البقیع مدینہ منورہ۔

(۳) حضرت ام کلثومؓ: ولادت قبل بعثت، وفات: بپنجشبہ ۶ شعبان ۹ھ، مدفن: جنت البقیع۔

(۴) حضرت فاطمہؓ ولادت: ۱ نبوی، وفات: شب منگل ۳ رمضان ۱۱ھ، مدفن: جنت البقیع مدینہ منورہ۔

یارب صل وسلم دائما ابدا
علی حبیبک خیر الخلق کلھم

اہل بیت کرامؓ کی مقدس زندگیاں تمام مسلمانوں کے لئے مشعل راہ ہیں

لاہور....۲۲ ردسمبر بروز ہفتہ بعد نماز ظہر بمقام عالم میرج ہال کباڑی مارکیٹ بلال گنج میں عظیم الشان عقیدہ ختم نبوت وشان اہل بیت کانفرنس منعقد ہوئی۔ تلاوت سید لیق شاہ اور نعت رسول مولانا محمد قاسم گجر نے پیش کی۔ کانفرنس میں شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، مولانا نعیم الدین پیر رضوان نفیس، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا محمد عبداللہ قاسمی سمیت کئی ایک علماء کرام کے بیانات ہوئے۔ علماء کرام نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت اور اہل بیت اطہار کی شان قرآن واحادیث کی روشنی میں بیان کی۔ علماء کرام نے کہا کہ ختم نبوت کا تحفظ پورے دین اسلام کا تحفظ ہے اہل بیت کرامؓ کی مقدس زندگیاں تمام مسلمانوں کے لئے مشعل راہ ہیں۔

مسجدِ نبوی یہ تو بتا کچھ ....!

مسجدِ نبوی یہ تو بتا کچھ، سماں وہ کیسا پیارا ہوگا
صحن میں آقا ﷺ بیٹھے ہوں گے، گرد اصحاب کا جھرمٹ ہوگا

وہ جگ کے آقا کی باتیں، دین و دانش کی سوغاتیں
اس محفل میں ان پھولوں سے، ہر کوئی دامن بھرتا ہوگا

بزمِ نبوت میں صدیقؓ بھی، فاروقؓ و عثمانؓ و علیؓ بھی
چاروں یار ستارے ہوں گے بیچ میں چاند چمکتا ہوگا

ان جلوؤں کے دن بھی تیری یاد کا حصہ ہوں گے جن میں
حسنؓ و حسینؓ کا بچپن نانا کی گود میں کھیلا ہوگا

تو نے اپنے دروازے پر وہ بچے بھی دیکھے ہوں گے .
جن بچوں نے پیار سے اکثر آپ ﷺ کا دامن تھاما ہوگا

ارضِ مدینہ بانگِ بلالؓ سے تیری فضا جب گونجتی ہے
اس سرور کی روح میں ہر کوئی بہہ بہہ جاتا ہوگا

بحرِ شفاعت جب بھی دعا کو آقا ﷺ ہاتھ اٹھاتے ہوں گے
عرشِ مشیت بہرِ اجابت طیبہ پر جھک جاتا ہوگا

قربِ حضور میں اہل مدینہ کیسی راحت پاتے ہوں گے
دلِ اویسؓ غم فرقت سے صبح و شام تڑپتا ہوگا

امت مرسلؐ میں ہوں طرابؔ اور اس رشتے پر نازاں ہوں
انسؓ کی قسمت کا کیا کہنا جو محفل میں بیٹھا ہوگا

اِک دِیا اور بجھا

تحریر: صاحبزادہ حافظ مبشر محمود، فیصل آباد

ایسے لوگ کسی بھی ریاست کی سلامتی کی ضمانت ہوا کرتے ہیں جو ذاتی مفاد کو قومی مفاد پر قربان کردینے کا حوصلہ رکھتے ہوں۔ قاضی حسین احمدؒ کا تذکرہ بھی ہمیشہ لیلائے وطن کے ان جاں نثاروں میں کیا جائے گا جن کے روز و شب اس کے کاکل سنوارنے میں بسر ہوئے۔ یہ جاں نثار اپنے گریبان کا پرچم بلند کئے ہر اس راہ سے چلے آتے ہیں جو کبھی مقتل سے گزرتی ہے اور کبھی زنداں کی سیاہ راتوں کے سایوں میں سے۔ قاضی حسین احمدؒ نے جماعت اسلامی کی امارت سنبھالی تو جماعت کو خاص نقطۂ نظر کی بدولت خاص زاویہ ہی سے دیکھا جاتا تھا، لیکن قاضی صاحبؒ نے اس تاثر کو زائل کرنے کی ہر ممکن کوشش کی۔ انہوں نے نا صرف جماعت میں دیگر مسالک کے افراد کو جمع کیا بلکہ اس سے ہٹ کر بھی مسلم امہ کو فرقہ واریت کی دلدل سے نکالنے کی ہر ممکن کوشش کی اور ایک ذمہ دار لیڈر کا کردار خوب نبھایا۔

قاضی حسین احمدؒ کے بارے میں اگر یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ ان کا شمار ان خوش نصیبوں میں ہوتا تھا کہ جن پر قوم کا غیر متزلزل اعتماد تھا، پاکستانی سیاست میں نوابزادہ نصر اللہ خانؒ، علامہ شاہ احمد نورانیؒ، عبدالستار خان نیازیؒ اور قاضی حسین احمدؒ جیسی شخصیات اہل وطن کے لئے کسی بڑی نعمت سے کم نہیں تھیں، ان کی پوری زندگی اسلامی تعلیمات کے فروغ میں گزر گئی۔

قاضی حسین احمدؒ کے والد محترم مولانا قاضی محمد عبدالرب صاحب ایک ممتاز عالم دین تھے اور اپنے علمی رسوخ اور سیاسی بصیرت کے باعث جمعیت علماء ہند صوبہ خیبر پختونخواہ کے صدر چنے گئے تھے۔ قاضی صاحبؒ اپنے دس بہن بھائیوں میں سے سب سے چھوٹے تھے، ان کے بڑے بھائی ڈاکٹر عتیق الرحمٰن اور قاضی عطاء الرحمٰن اسلامی جمعیت طلبا میں شامل تھے۔ قاضی حسین احمد بھی ان کے ہمراہ جمعیت کی سرگرمیوں میں شریک ہونے لگے۔ لٹریچر کا مطالعہ کیا اور یوں جمعیت طلبا سے وابستہ ہوگئے۔ دوران تعلیم اسلامی جمعیت طلبا پاکستان میں شامل رہنے کے بعد قاضی حسین احمد ۱۹۷۰ء میں جماعت اسلامی کے رکن بنے اور ۱۹۷۸ء میں جماعت اسلامی پاکستان کے سیکریٹری جنرل بنے اور ۱۹۸۷ء میں جماعت اسلامی پاکستان کے امیر منتخب کرلئے گئے اور چار مرتبہ امیر منتخب ہوئے۔

جولائی ۲۰۰۷ء میں لال مسجد واقعہ کے بعد اسمبلی سے استعفیٰ دینے کا اعلان کردیا۔ تحریک نظام مصطفیٰ کے دوران گرفتاری کے علاوہ افغانستان پر امریکی حملوں اور یورپ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی پرمبنی خاکوں پر احتجاج کے حوالہ سے قاضی حسین احمد صاحب کی آواز ہمیشہ دوسروں سے بلند سنی گئی۔ سب سے پہلے ۵ فروری ۱۹۹۰ء کو ہڑتال کی کال دی تھی جو کہ ملک کی تاریخی پہیہ جام ہڑتال ثابت ہوئی۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ اس کے بعد پورے پاکستان میں اس قدر عظیم اور بھرپور پہیہ جام ہڑتال نہیں ہوئی، جس سے کشمیر کا ذکر یورپی دنیا میں اجاگر کیا۔ قاضی حسین احمد کے اعلان کے بعد حکومت پاکستان بھی مجبور ہوئی کہ مظلوم کشمیری مسلمانوں سے اظہار یکجہتی کے لئے اس کال پر لبیک کہے تحریک آزادی کشمیر کے لئے قاضی حسین احمد صاحب کا کردار مثالی اور نمایاں ہے۔ الحمدللہ! قاضی حسین احمد اور جماعت اسلامی کی کاوشوں کا نتیجہ ہے کہ مسئلہ کشمیر پوری دنیا میں اجاگر ہوا ہے اور مظلوم کشمیری مسلمانوں پر بھارت کے انسانیت سوز مظالم عالمی برادری کے سامنے منظر عام پر آئے ہیں۔ قاضی حسین احمد نے بھی ہر حق گوئی کی طرح قید و بند کی صعوبتوں اور گرفتاریوں کا سامنا کیا۔ تحریک نظام مصطفیٰ کے دوران گرفتاری کے علاوہ افغانستان پر امریکی حملوں اور یورپ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی پرمبنی خاکوں پر احتجاج کرنے کی پاداش میں بھی انہیں گرفتار کیا گیا۔ دوران گرفتاری انہوں نے متعدد اہم مقالہ جات لکھے جو بعد میں کتابی صورت میں شائع ہوئے۔ قاضی حسین احمدؒ کی زندگی ایک مثالی زندگی تھی، ان جیسی شخصیات مدتوں بعد پیدا ہوتی ہیں۔ بلاشبہ ان کا شمار رشک زمانہ شخصیات میں ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے۔ آمین ثم آمین۔

لاہور میں قادیانیوں کے پریس پر چھاپہ

توہین رسالت پر مبنی کتابیں برآمد کرلی گئیں

ساندہ میں واقع مکان سے پریس منیجر سمیت خدام احمدیہ کے چار کارکن گرفتار، مالکان کی تلاش میں چھاپے

تحریف شدہ قرآنی نسخے اور فرقہ وارانہ فسادات کرانے کیلئے توہین صحابہؓ پر مشتمل لٹریچر چھاپ کر ملک بھر میں تقسیم کیا جارہا ہے

چناب نگر کی جانب سے قادیانی پولیس افسران کی کھنچائی، تفتیش رکوانے کی ہدایت کردی گئی: امت خصوصی رپورٹ

لاہور میں توہین رسالت پر مبنی کتب شائع کرنے والا قادیانیوں کا خفیہ پریس پکڑا گیا۔ پولیس نے چھاپہ مار کر سینکڑوں کی تعداد میں کتب کی پلیٹیں، ٹریسنگ اور شائع شدہ کتابیں قبضے میں لے کر پریس منیجر سمیت ۴ ملزمان کو گرفتار کرلیا ہے، جبکہ فرار ہوجانے والے مالکان کی گرفتاری کے لئے چھاپے مارے جارہے ہیں۔ قادیانی پولیس افسران ملزموں کو بچانے کے لئے میدان میں آگئے۔ تفتیشی ٹیم پر دباؤ ڈالنے کا انکشاف۔ تھانہ ساندہ پولیس نے ۲۹۵۔سی کی دفعہ مقدمہ میں شامل کرنے کی خاطر، ہوم ڈیپارٹمنٹ سے اجازت طلب کرلی ہے۔ لاہور سے دستیاب اطلاعات کے مطابق، علاقہ ساندہ میں واقع چھوٹا ساندہ بس اسٹاپ کے قریب ہی ایک دومنزلہ مکان سے اکثر شام کے وقت کتابوں سے بھری ہوئی ہائی ایس گاڑیاں نکلتی ہوئی دیکھی جاتی تھیں۔ اہل محلہ کو سرگرمیاں مشکوک لگیں تو انہوں نے اپنے طور پر تحقیقات کیں، جس پر معلوم ہوا کہ اس گھر میں خفیہ طور پر ایک پریس کام

> **تفتیش میں یہ بھی انکشاف ہوا ہے کہ اس پریس میں شائع ہونے والا توہین آمیز گستاخانہ لٹریچر شائع کرنے کے تمام مالی اخراجات شیزان کمپنی کے مالکان برداشت کرتے ہیں اور یہ لٹریچر ملک میں مفت بانٹا جاتا ہے**

کررہا ہے، جس میں قادیانیوں کی وہ تمام کتب شائع ہوتی ہیں، جن میں ملعون مرزا غلام احمد قادیانی نے صرف نبی آخرالزمان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی بلکہ سابق انبیاء کرام علیہم السلام کی بھی توہین کی ہے۔ علاقے کے لوگوں نے حاصل کردہ معلومات پر مرکز ختم نبوت سے مشورے کے بعد گزشتہ روز اس وقت پولیس کو ۱۵ پر کال کردی، جب کتابوں سے بھری ایک گاڑی اس پریس سے نکل رہی تھی، جس پر پولیس نے ڈی ایس پی شمس الحق درانی کی قیادت میں موقع پر پہنچ کر اس گاڑی کی تلاشی لی تو اس میں سے قرآن کریم کا تحریف شدہ ترجمہ، مرزا ملعون کی توہین انبیاء پر مشتمل کتاب "روحانی خزائن" اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین پر مبنی کتاب "ایک غلطی کا ازالہ" کی سینکڑوں جلدیں برآمد کرلیں، جنہیں چھپا کرلے جایا جارہا تھا۔ پولیس نے اہل علاقہ کی موجودگی میں مکان کے اندر تلاشی لی تو موقع پر موجود ملازمین، جو خدام احمدیہ کے کارکن تھے نے مزاحمت کی کوشش کی۔ مگر پولیس نے انہیں گرفتار کرلیا، مکان کے اندر رنگین طباعت کے لئے چار عدد مشینیں لگی ہوئی تھیں اور ایک سو کے قریب کتابوں کی ٹریسنگ اور سینکڑوں کی تعداد میں توہین

آمیز مواد پر مشتمل کتب کی پلیٹس بھی موجود تھیں، جن کو پولیس نے اپنی تحویل میں لے لیا ہے، جبکہ بالائی منزل پر اس پریس سے متعلق دفتر اور نگرانی کا بندوبست تھا۔ پولیس نے سارا ریکارڈ قبضے میں لے کر تھانہ ساندہ میں دفعہ ۲۹۵-بی اور ۲۹۸-سی کے تحت مقدمات درج کر لئے ہیں جبکہ دفعہ ۲۹۵-سی کے تحت مقدمے کے اندراج کے لئے ہوم ڈپارٹمنٹ، سے رائے طلب کر لی گئی ہے۔ گزشتہ روز تھانہ ساندہ میں اس مقدمے کی تفتیش کے دوران ملزمان نے اعتراف کیا کہ ان کا تعلق خدام احمدیہ سے ہے۔ یہ پریس خفیہ طور پر لگایا گیا ہے اور اس کا نام ’’بلیک ایرو‘‘ استعمال کیا جاتا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ قادیانی جماعت کا تمام تر توہین آمیز مواد آئین پاکستان کی رو سے غیر قانونی قرار دیا جا چکا ہے، اس پریس میں شائع ہوتا ہے اور اسے چناب نگر سے آنے والی مسافر ویگنوں میں خفیہ طور پر بھر کر چناب نگر لے جایا جاتا ہے۔ اس لٹریچر میں قرآن کریم کے تحریف شدہ تراجم کے علاوہ، توہین صحابہؓ پر مشتمل گمنام لٹریچر بھی شائع کر کے تقسیم کیا جاتا ہے، جو بعد ازاں ملک میں فرقہ وارانہ فسادات کا ذریعہ بنتا ہے۔ ایسے لٹریچر پر مشتمل پلیٹیں بھی برآمد ہوئی ہیں۔ پولیس نے امت کو بتایا کہ گرفتار ملزمان نے تفتیش کے دوران بتایا ہے کہ یہ جگہ ایک قادیانی ناصر نے بلامعاوضہ فراہم کر رکھی ہے۔ ناصر کی شہر میں کئی ایک میڈیکل لیبارٹریاں بھی کام کرتی ہیں۔ یہاں پر لگا ہوا پریس ایک دوسرے قادیانی شیخ طارق محمود نے لگا کر قادیانی جماعت کو وقف کیا ہے اور قادیانی جماعت کا شعبہ وقف اس پریس کے معاملات کا انچارج ہے۔ تفتیش میں یہ بھی انکشاف ہوا ہے کہ اس پریس میں شائع ہونے والا توہین آمیز گستاخانہ لٹریچر شائع کرنے کے تمام مالی اخراجات شیزان کمپنی کے مالکان برداشت کرتے ہیں اور یہ لٹریچر ملک میں مفت بانٹا جاتا ہے۔ پولیس نے ناصر، شیخ طارق محمود اور شیزان کمپنی کی انتظامیہ کو بھی شامل مقدمہ کر کے گرفتاری کی کوششیں شروع کر دی ہیں۔ مقدمے کے مدعی محمد طیب نے امت کو بتایا کہ پولیس نے حیرت انگیز طور پر پھرتی کا مظاہرہ کیا، اور پرچہ بھی درج کر لیا ہے، انہیں تفتیشی ٹیم پر مکمل اعتماد ہے جبکہ امت کو لاہور پولیس کے ذرائع نے بتایا ہے کہ پنجاب پولیس کے ایڈیشنل آئی جی انویسٹی گیشن ابوبکر خدا بخش اعوان اور ایک اور پولیس افسر وسیم کوثر (دونوں افسران قادیانی ہیں) کو چناب نگر سے ہدایات جاری کر دی گئی ہیں اور وہ تفتیشی ٹیم پر اثر انداز ہونے کی کوشش کر رہے ہیں، لیکن چونکہ ایف آئی آر درج کی جا چکی ہے اور مال مقدمہ بھی پولیس کے پاس محفوظ ہے، اس لئے وہ سر دست خود کو بے دست و پا محسوس کرتے ہیں۔ مگر ان کی پوری کوشش ہے کہ کسی طرح اس مقدمے کی تفتیش کو یہیں ختم کرا دیا جائے۔ چناب نگر سے دستیاب اطلاعات کے مطابق یہ پریس قادیانی جماعت کا ایک بڑا خفیہ ہتھیار تھا، جس کے پکڑے جانے کے بعد نہ صرف قادیانی جماعت میں سراسیمگی پھیل گئی ہے، بلکہ قادیانی ذمہ داروں نے قادیانی پولیس افسران کی بھی کھنچائی شروع کر دی ہے اور کوششیں کی جا رہی ہیں کہ اس مقدمے کو ختم کرا دیا جائے۔

(روزنامہ امت کراچی، ۱۰ر جنوری ۲۰۱۳ء)

آج کے طلبا ہی مستقبل میں امت کی دینی راہنمائی کی ذمہ داریاں ہیں: مولانا قاضی احسان احمد

کراچی ..... ۱۰ر جنوری ۲۰۱۳ء، مطابق ۲۸ ر صفر المظفر ۱۴۳۴ھ بروز جمعرات بعد نماز مغرب جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ میں دینی مدارس کے طلبا کی تربیتی نشست سے خطاب کرتے ہوئے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے کہا کہ اس پُرفتن اور نازک دور میں وہ طلبا انتہائی خوش نصیب ہیں جن کو اللہ رب العزت نے اپنے دین کی سمجھ عطا فرمائی ہے۔ دینی مدارس میں پڑھنے والے طلبا درحقیقت اللہ رب العزت کے چنے ہوئے حضرات ہیں۔ یہی طلبا ہیں جنہوں نے آگے چل کر ملت اسلامیہ کی قیادت کرنی ہے اور امت کی دینی راہنمائی کی ذمہ داریاں ادا کرنی ہیں۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ طلبا اپنے زمانہ طالب علمی کو قیمتی بنائیں اور علمی صلاحیت کو پختگی بخشیں تا کہ دین کی خدمت اسی نہج پر کر سکیں، جس نہج پر ہمارے اکابر علما حق کر گئے۔ ہمارے اکابر نے دین اسلام کی سربلندی اور اس کے خلاف اٹھنے والے تمام فتنوں کی سرکوبی کے لئے اپنا وقت، جان، مال، گھر بار، حتی کہ بیوی، بچوں تک کی قربانی دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت اسلام کی اساس و بنیاد ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کی سرکوبی کے لئے اپنے تن من دھن کی بازی لگا دی۔ صحابہ کرامؓ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ہمارے اکابر علماء نے برصغیر پاک و ہند میں فتنۂ قادیانیت کی سرکوبی کے لئے عملی میدان قائم کیا۔ شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ ’’یا ایھا الذین آمنوا لا یرتد منکم عن دینہ‘‘ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کرتے تھے کہ: ’’جو لوگ فتنۂ ارتداد کی سرکوبی کے لئے کام کرتے ہیں، اللہ بھی ان سے محبت فرماتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا تحفظ کرنے والے درحقیقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذاتی محافظ (باڈی گارڈ) ہیں۔‘‘ ختم نبوت کے تحفظ اور اسلام کی سربلندی کے لئے اللہ رب العزت کو قطعاً ہماری ضرورت نہیں، اگر ہم اس مقدس مشن سے وابستہ ہو جائیں تو یہ ہماری خوش قسمتی ہے اور اگر ہم اعراض کریں گے تو اللہ تعالیٰ ہماری جگہ دوسرے لوگوں کو لے آئیں گے جو اس عظیم المرتبت کام کو سرانجام دیں گے۔

قادیانی دھوکا دھی!

مسلمان لڑکیوں کے ایمان برباد کرنے کا قادیانی طریقہ کار

جامعہ مدنیہ جدید کے فاضلین کی بروقت کارروائی

مرسلہ: حافظ محمد سعید لدھیانوی

سرکار دو جہاں امام الانبیاء سید الرسل خاتم الانبیاء احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی وہ محبوب ترین ہستی ہیں جن میں ازل سے ابد تک کے تمام کمالات اور محاسن کو جمع کر دیا گیا ہے۔ آپ صرف نبی ہی نہیں بلکہ خاتم النبیین بھی ہیں، اس لئے اب قیامت تک کسی کو نبوت و رسالت کے عظیم مرتبے پر فائز نہیں کیا جائے گا۔ اس مبارک عقیدے کا تعلق براہ راست رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکت کے ساتھ ہے، اسی لئے اس کے محافظین سے شفاعت محمدی کا وعدہ ہے۔

برصغیر پاک و ہند میں انگریز نے اپنے ظالمانہ دور تسلط کو طول دینے کے لئے جو سازشیں تیار کیں، ان میں سب سے خطرناک ساز ''فتنۂ قادیانیت'' ہے، جس کی بنیاد سیالکوٹ کچہری کے منشی مرزا غلام احمد قادیانی سے رکھوائی گئی۔

اس فتنے کا مقصد محبوب کبریا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عقیدۂ ختم نبوت سے بغاوت ہے۔ مرزا قادیانی نے نہ صرف نبوت و رسالت کا دعویٰ کر کے عقیدۂ ختم نبوت پر ڈاکا زنی کی کوشش کی بلکہ بکواس کی کہ:

''میں خود محمد رسول اللہ ہوں کیونکہ پہلے مجھ سے دین کی تبلیغ مکمل نہ ہو سکی میں اشاعت دین کو مکمل کرنے کے لئے دوبارہ دنیا میں آیا ہوں۔''

اس لئے مرزا قادیانی نے قرآن پاک کی وہ تمام آیات جو حبیب کبریا احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نازل کی گئیں، اپنی طرف منسوب کر کے خود کو ''رحمۃ للعالمین، شافع محشر، ساقی کوثر اور محمد رسول اللہ'' اپنے ماننے والوں کو ''صحابہ'' اپنی بیوی کو ''ام المومنین'' بیٹی کو ''سیدۃ النساء'' بیٹے کو ''قمر الانبیاء'' اپنے خاندان کو ''اہل بیت'' اپنی باتوں کو ''حدیث'' اور اپنی من گھڑت وحی کو ''قرآن'' کا درجہ دیا ہے۔ (نعوذ باللہ من ذلک)

برصغیر پاک و ہند میں ''فتنۂ قادیانیت'' کو انگریز کی سرپرستی میں خوب پروان چڑھایا گیا اور اس گھناؤنی سازش کے تحت اسلام کے نام پر اسلام اور قرآن کے نام پر قرآن کو لوٹا گیا، تقسیم کے بعد پاکستان میں بھی اس فتنہ کو بڑھنے کے خوب مواقع فراہم کئے گئے، لیکن اس کے مقابل عشق رسالت علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے جذبے سے سرشار دیوانوں اور شمع ختم نبوت کے پروانوں نے بھی اس فتنے کا خوب تعاقب کیا ہے اور اس کے خلاف کسی بھی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کیا۔ اپنی قربانیوں کے نتیجے میں ۱۹۷۴ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی کے تمام ارکان نے قادیانیوں کے کفریہ اور روح فرسا عقائد اور خلاف اسلام خطرناک گھناؤنے عزائم کو دیکھتے ہوئے ایک متفقہ قرارداد کے ذریعے آئین کے آرٹیکل (۳) ۱۰۶ اور (۳) ۲۰۶ میں ترمیم کے ذریعے مرزائیوں کے کفر پر مہر ثبت کر دی لیکن یہ بدبخت گروہ پھر بھی ختم نبوت سے بغاوت اور اپنے کفر و ارتداد کو اسلام کے نام پر پھیلانے کے قبیح دھندے سے باز نہ آیا تو ۱۹۸۴ء میں امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری کیا گیا اور تعزیرات پاکستان میں دو نئی دفعات ۲۹۸-بی اور ۲۹۵-سی کا اضافہ کیا گیا جس کے تحت اگر کوئی ازلی بدبخت سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی شان پاک میں کسی بھی قسم کی توہین کرے تو اس کی سزا ''موت'' ہے۔

اسی طرح قادیانیوں پر پابندی عائد کر دی کہ وہ اپنے کفر کو اسلام اور خود کو مسلمان نہیں کہہ سکتے اور نہ ہی اسلامی شعائر و اصطلاحات (مثلِ کلمہ، آیات قرآنیہ، مسجد، نماز وغیرہ) کا استعمال کر سکتے ہیں اور نہ ہی مرزا قادیانی کو نبی اور رسول، اس کے ماننے والوں کو صحابی، اس کی بیوی کو ام المومنین، اس کی باتوں کو حدیث کہہ سکتے ہیں۔ اسی طرح مرزا قادیانی کے لئے صلی اللہ علیہ وسلم یا علیہ السلام، اس کی بیوی کے لئے رضی اللہ عنہا اور پیروکاروں کے لئے رضی اللہ عنہ کا استعمال بھی نہیں کر سکتے۔ غرض ان دو نئی دفعات کے ذریعے قادیانیت کے کفر کو لگام ڈال دی گئی۔

قادیانی ان تمام تر پابندیوں کے باوجود ایک عرصے سے ہمارے ملک عزیز میں خفیہ طریقوں سے مسلمانوں کو اپنے دام فریب میں پھنسا کر ان کے ایمان پر حملہ آور ہیں اور برسر عام شعائر اسلامی کے استعمال کے ذریعے سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکا دے کر اسلام اور اہل اسلام کا مذاق اڑا رہے ہیں۔

قادیانیوں کی ایک خطرناک چال:

قادیانی جماعت کی طرف سے قادیانیوں کو حکم ملا ہے کہ وہ خود کو مسلمان ظاہر کرکے مسلمان لڑکیوں سے شادیاں رچائیں اور اس کے لئے کسی بھی طرح کے دجل وفریب اور جھوٹ سے کام لینا پڑے تو ضرور لیں۔ اس سلسلہ میں قادیانیوں نے کئی طریقے اختیار کر رکھے ہیں بعض مرتبہ قادیانی پہلے مسلمان لڑکی سے تعلق بناتا ہے پھر آہستہ آہستہ قادیانیت کی دعوت دینے لگتا ہے اور لڑکی کو قادیانی بنا کر اس سے شادی کر لیتا ہے یا پھر خود کو مسلمان ظاہر کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میں مسلمان ہوں لیکن میرے گھر والے قادیانی ہیں، غرض اسی طرح کے دھوکے دے کر مسلمان لڑکی کی عزت برباد کر دیتے ہیں۔ یاد رکھئے! قادیانی گستاخ رسول، کافر، زندیق ہیں ان سے کسی مسلمان کا نکاح کرنا خالص زنا ہے اور ایسے نکاح سے ہونے والی اولاد حرامی ہے، اس لئے اپنی بچیوں کی شادی کرتے ہوئے اس بات کی خاص تسلی کر لیں کہ کہیں لڑکا یا اس کے گھر والے قادیانی تو نہیں؟

کچھ عرصہ قبل ایک ایسا ہی واقعہ پیش آیا جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

واپڈا ٹاؤن لاہور کے ختم نبوت کے ایک مجاہد نے بدھ کی شام کو بھائی منیر احمد صاحب کو اطلاع دی کہ واپڈا ٹاؤن کی مسلمان بہن کا نکاح اقبال ٹاؤن کے قادیانی لڑکے سے ہو گیا ہے اور ایک دن بعد رخصتی ہے، بھائی منیر صاحب فرمایا کہ آپ مکمل تحقیق کریں مکمل ایڈریس بھی دے دیں تاکہ لڑکی والوں سے ملاقات کی جاسکے۔ جمعرات کو بھائی نے پتا بتایا، مولانا سید انیس احمد شاہ صاحب اور حاجی محمد مدنی صاحب واپڈا ٹاؤن تشریف لے گئے وہاں جا کر سب سے پہلے اہل علاقہ سے ملاقات کی اور واقعہ بتایا بعض نے مسئلہ سمجھنے کی کوشش کی اور کچھ احباب نے سنی ان سنی کر دی۔

شاہ صاحب اور مدنی صاحب نے وہاں کی جامع مسجد کے صدر سے ملاقات کی اور اس کو ساتھ لے کر لڑکی کے گھر گئے، لڑکی کے والد صاحب سے ملاقات ہوئی ان کو بتایا کہ جس لڑکے کو آپ اپنی بیٹی کا ہاتھ تھما رہے ہیں وہ تو قادیانی ہے اور قادیانی تو زندیق کافر ہیں تو آپ ایک مسلمان بیٹی کا ہاتھ ایک مرتد کو مت تھمائیں۔ والد نے ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میرا کافی عرصہ سے ان سے تعلق ہے وہ لڑکا تو مسلمان ہے اور کہا کہ آپ میری بچی کی شادی خراب نہ کریں، یہاں سے چلے جائیں اگر ملنا ہے تو شادی کے بعد آ کر ملنا۔

ہمارے ختم نبوت کے ساتھیوں نے اہل علاقہ سے فرداً فرداً ملاقات کی اور اس مسئلے کی سنگینی سے آگاہ کیا اور نماز مغرب کے بعد مقامی احباب کی مشاورت سے یہ طے ہوا کہ پہلے خود ہی لڑکی والوں کو سمجھاتے ہیں اگر سمجھ گئے تو ٹھیک ہے ورنہ انتظامیہ (پولیس) سے رابطہ کریں گے، جب لڑکی والوں کی طرف گئے تو معلوم ہوا کہ وہ تو رسم حنا کے لئے جا چکے ہیں، پھر سب اکٹھے ہو کر اقبال ٹاؤن تھانے چلے گئے، کیونکہ قادیانی لڑکا اقبال ٹاؤن کا رہنے والا تھا۔ پولیس انتظامیہ سے گفتگو ہوئی انہوں نے کہا کہ ثبوت مہیا کریں کہ لڑکا قادیانی ہے اور دوسری بات یہ کہ لڑکی والے آ کر خود درخواست دیں کہ قادیانیوں نے دھوکا دیا ہے یعنی مدعی لڑکی والے بنیں، ابھی پولیس انتظامیہ سے گفتگو ہو رہی تھی کہ لڑکی کے چچا کا فون آ گیا، انہوں نے تسلی دلائی کہ ہمیں معلوم نہ تھا کہ لڑکے والے قادیانی ہیں یہ تو واقعتاً بہت ہی حساس معاملہ ہے، آپ تشریف لائیں مجھ سے رابطہ کریں، بھائی (لڑکی کے والد) سے بھی ملاقات کرتے ہیں ان شاء اللہ یہ رخصتی نہیں ہوگی، کیونکہ ایک مسلمان بچی کا قادیانی کے پاس جانا پورے خاندان کو ارتداد کے گڑھے میں دھکیلنے والی بات ہے، جب یہ تسلی بخش گفتگو ہوئی تو باقی تمام احباب کو اجازت دے دی گئی۔

شاہ صاحب، محمد مدنی صاحب اور منیر احمد صاحب لڑکی کے چچا کے پاس گئے، وہاں جا کر منیر احمد صاحب نے لڑکی کے چچا کو قادیانیوں کے عقائد ونظریات بتلائے اور قادیانی کتب سے قادیانیوں کی کفریہ عبارات دکھائیں، چچا نے اپنے بھائی (لڑکی کے والد) اور اپنے ایک عزیز کو بلایا اور کہا کہ وہی عبارات قادیانی کتب سے ان کو بھی دکھائیں، چنانچہ لڑکی کے والد اور عزیز کو کفریہ عبارات دکھائیں اور لڑکے کے قادیانی ہونے کے ثبوت فراہم کئے تو لڑکی کے والد نے لڑکے والوں سے رابطہ کیا اور کہا کہ تم قادیانی ہو اور تمہارے ساتھ ہمارا رشتہ نہیں ہو سکتا۔ قادیانی فیملی نے جواباً کہا کہ ٹھیک ہے کہ ہم قادیانی فرقے سے تعلق رکھتے ہیں لیکن قادیانی بھی مسلمان ہی ہوتے ہیں، ہم نماز پڑھتے ہیں، روزہ رکھتے ہیں اور باقی عقائد بھی مسلمانوں والے ہیں۔ قادیانیوں کے بارے میں علماء نے محض پروپیگنڈا کیا ہوا ہے ہمارا دیگر مسلمانوں سے ایسا ہی اختلاف ہے جیسا کہ دیوبندی، بریلوی، اہلحدیث کا آپس میں ہے، اس پر لڑکی کے والد نے کہا کہ میں زیادہ تفصیل تو نہیں جانتا لیکن جو تمہاری کتابوں میں کفریہ اور توہین آمیز عبارات دیکھی ہیں، اس سے اتنا یقین ضرور ہے کہ تم لوگ کافر ہو۔ اس کے بعد لڑکے کے ماموں نے جو خود بھی قادیانی ہے مختلف طریقوں سے شادی پر رضامند کرنے کی کوشش کی، جس پر اسے کوئی کامیابی حاصل نہ ہو سکی بالآخر اس نے آخری حربہ

استعمال کرتے ہوئے کہا کہ میرے بھانجے کو کلمہ پڑھا کر مسلمان کرلیں۔

جب یہ پیغام لڑکی کے والد نے دیا کہ وہ مسلمان ہونا چاہتا ہے تو ہم نے کہا کہ ہماری تو محنت ہی یہی ہے کہ جو لوگ گمراہ ہو گئے ہیں یا جو قادیانی خود کو مسلمان سمجھتے ہیں، ان پر حقائق واضح ہوں اور وہ کفر وارتداد کے اندھیرے سے نکل کر اسلام کے پرنور اور روشن دامن میں جگہ پائیں، وہ ضرور مسلمان ہو لیکن ہمارے کچھ سوالات وتحفظات ہیں جو ہم ان سے کریں گے، دوسری بات اگر بالفرض وہ مسلمان ہو بھی جاتا ہے تو اس کی شادی اس لڑکی سے نہیں ہوگی۔

لیکن جب قادیانیوں کو ہمارا پتہ چلا کہ ہم ان سے کچھ سوالات کرنا چاہتے ہیں تو انہوں نے ہم سے ملنے سے انکار کر دیا، اس سے لڑکی والوں کو یقین ہو گیا کہ یہ ہم سے دجل کرنا چاہتے ہیں جو سامنے نہیں آتے کیونکہ جس نے مسلمان ہونا ہے وہ خود کہیں بھی جا کر سوالوں کے جواب دے سکتا ہے اس تمام صورتحال کے بعد لڑکی کے والد نے اعلان کر دیا کہ یہ شادی نہیں ہو سکتی، تمام احباب نے لڑکی کے والد کے اس فیصلے کو خوب سراہا اور اللہ کا شکر ادا کیا۔

اگلے دن لڑکی سے ملاقات کی گئی اور اس کو وہی کفریہ عبارات مرزائی کتب سے دکھائیں تو اس نے سوال کیا کہ اگر یہ کتب مرزائیوں کی نہ ہوں تو! اس پر شاہ صاحب نے فرمایا کہ اگر یہ کتابیں ان کی نہ ہوں تو ہماری گردن کاٹ دیں اس پر لڑکی کو مکمل تسلی ہوگئی۔ الحمد للہ علی ذالک۔

اس تمام صورتحال کے بعد لڑکی والوں نے کہا کہ قادیانیوں نے ہمیں دھوکا دیا ہے ہم ان کے خلاف قانونی چارہ جوئی کرنا چاہتے ہیں، وکلائے ختم نبوت سے مشاورت کے بعد تھانہ اقبال ٹاؤن میں قادیانیوں کے خلاف لڑکی کے چچا کی طرف سے درخواست دی گئی۔ ایس ایچ او صاحب نے کہا کہ آپ درخواست جمع کروادیں ہم تفتیش کر کے اپنے افسران اعلیٰ کو بھیج دیں گے جو آرڈر آئے گا ہم اس کے مطابق پوری پوری کارروائی کریں گے اور ہمیں اگلے روز شام چار بجے کا وقت دے دیا گیا۔

چنانچہ اگلے دن بروز جمعۃ المبارک مولانا سید انیس احمد شاہ صاحب اور بھائی منیر احمد صاحب اقبال ٹاؤن تھانے پہنچ گئے، بہت سے شمع رسالت کے پروانے بھی پہنچ گئے ایس ایچ او صاحب اور ڈی ایس پی صاحب سے ملاقات کی تو انہوں نے کہا کہ ۲۹۸-سی (مرزائیت کی تبلیغ) کی اتھارٹی ایس پی صاحب کے پاس ہے یہ درخواست ان سے مارک کروائیں۔ عصر کی نماز کے بعد تمام احباب ایس پی صاحب سے ملاقات کے لئے گئے لیکن ملاقات نہ ہوسکی دوبارہ ایس ایچ او صاحب سے ملاقات کی، انہوں نے کہا کہ ایس پی صاحب ڈی آئی جی صاحب کے پاس میٹنگ میں ہیں، فارغ ہونے کے بعد ملاقات ہو جائے گی، چنانچہ تمام ساتھی عشاء کی نماز تک انتظار کرتے رہے لیکن ملاقات نہ ہوسکے عشاء کی نماز کے بعد باقی ساتھیوں کو رخصت دے دی گئی، چند ایک ساتھی ملاقات کے لئے انتظار کرتے رہے تقریباً رات گیارہ بجے کے قریب ملاقات ہوئی۔

پون گھنٹے مذاکرات کے بعد ایس پی صاحب نے پرچے کا آرڈر دے دیا۔ مرزائی لڑکا حسان (دولہا) اور اس کے دو بھائیوں کے خلاف ایف آئی آر کٹوائی گئی، رات ایک بجے کے قریب چھاپہ مار کر اس کے بڑے بھائی کو گرفتار کر لیا گیا جبکہ حسان پاکستان سے باہر یوگنڈا جا چکا تھا۔

اللہ تعالیٰ کی مدد سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ ہمارے اکابر حضرات خصوصاً شیخ الحدیث جامعہ مدنیہ جدید حضرت مولانا سید محمود میاں مدظلہ اور یادگار اسلاف ہردلعزیز حضرت مولانا مفتی محمد حسن مدظلہ کی دعاؤں اور اہل علاقہ و انتظامیہ کے تعاون سے قادیانیوں کو گرفتار کروایا گیا، انشاء اللہ یہ عمل مجاہدین ختم نبوت کے ہاتھ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا کا سرٹیفکیٹ اور بخشش کا پروانہ ہے۔

اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور وفا کے دعویدارو! ہمارے آباؤ اجداد نے قادیانیت کے خلاف بڑی سخت جنگ لڑی، ہزاروں جوانوں نے اپنی جوانیاں قربان کیں، بوڑھوں نے اپنی خمیدہ کمروں پر ظلم وستم کے پہاڑ برداشت کئے، عورتوں نے اپنے بچے سوئے مقتل روانہ کئے اور لاکھوں عاشقان مصطفیٰ نے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کر کے قادیانیت کے ناسور کو آئینی لگام ڈالی ہے، اگر ہم اس لگام کو بھی نہ تھام سکے تو کل کس منہ سے اپنے بڑوں کا سامنا کریں گے۔ اگر کل قیامت میں ہم سے سوال کر لیا گیا کہ تمہارے بڑوں نے خون جگر دے کر میری حرمت کا تحفظ کیا، انہوں نے میری ناموس پر چوکیداری کرتے زندگیاں لگا دیں تم چند لمحات نہ دے سکے، انہوں نے میری عزت و ناموس ختم نبوت کے باغیوں کو لگام ڈالی اور تم تھام نہ سکے تو ہم کیا جواب دیں گے۔

مسلمانو! خدارا ہوش میں آؤ! امت کو بیدار کرو، قادیانی فتنہ سے آگاہ کرو اور ناموس پاک کا دفاع کرو، شعور ختم نبوت اجاگر کرو، آئیں مل کر قادیانیت پر آئینی شکنجہ کسیں، اس سے پہلے کہ موت ہمیں اپنے شکنجہ میں جکڑ لے۔

☆☆..........☆☆

ملک کی بگڑتی صورتحال میں خفیہ ہاتھ؟

ڈاکٹر دین محمد فریدی، بھکر

جوں جوں الیکشن قریب آرہے ہیں پاکستان میں نامعلوم ہاتھ کے باعث مذہبی کشیدگی اور قتل وغارت گری میں اضافہ ہورہا ہے، دہشت گردی عروج پر ہے، قانون نافذ کرنے والے ادارے بے بس نظر آتے ہیں، ملک کا ہر شہری پریشان ہے، مجرم پکڑے نہیں جاتے، بظاہر ہر جماعت سالمیت پاکستان کی حفاظت کا نعرہ لگاتی ہے مگر حالت یہ ہے کہ پاکستان بکھرتا نظر آرہا ہے، ۶؍دسمبر ۲۰۱۲ء ایک روزنامے میں ایک مضمون پڑھنے کا اتفاق ہوا، جس میں ایک چونکا دینے والا انکشاف تھا کہ لاہور پولیس میں ایس پی رینک کے ایک آفیسر نے اخبار کو بتایا کہ ”پنجاب پولیس میں ڈی آئی جی سے اوپر بھی قادیانی ہیں اور سی آئی ڈی میں بھی اعلیٰ سطح پر قادیانی آفیسران موجود ہیں۔“ یہ انکشاف پڑھ کر میں چونک اٹھا، زیادہ تو نہیں مجھے حال ہی میں ڈی آئی جی کی پوسٹ پر ترقی پانے والے پولیس آفیسر کا علم ہے کہ یہ پورے خاندان سمیت پکا اور متعصب قادیانی ہے، جہاں بھی رہا اس نے قانون کی علمداری کی بجائے قادیانیت کا تحفظ کیا۔ اطلاعات کے مطابق ۸؍۱۰ سال پہلے یہ ڈی ایس پی تھا، پھر پہلی دفعہ یہ ڈی پی او خوشاب لگا، وہاں اس نے قادیانی کی بھرپور سرپرستی کی، اس کے دور میں ختم نبوت کے کارکن قاری اسماعیل شہید ہوئے، اس کی ان حرکات کو دیکھتے ہوئے ضلع خوشاب کے سیاسی سفید پوش اور ممبران اسمبلی کا ایک وفد میاں شہباز شریف کی خدمت میں پہنچا اور بات کرنا چاہی، معلوم ہوا ہے کہ میاں صاحب نے وفد کو کہا کہ اس افسر کے تبادلے کے سوا جو کہو وہ تسلیم ہے، اس نے قانون پر عمل کراتا ہے، تمہیں نمازیں نہیں پڑھانی، وفد ناکام آگیا، یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس افسر کے میاں شہباز شریف سے قریبی تعلقات ہیں، یہ میاں صاحب کا کلاس فیلو ہے، خوشاب میں اس کی فرعونیت عروج پر تھی، ختم نبوت خوشاب کے اہم راہنما مولانا سعید احمد کے بیٹے کو بلاوجہ اٹھوایا جو کئی ماہ کے بعد بے گناہ ثابت ہوا، ایکسی این محکمہ ہائی وے کو بلاوجہ خود پیٹا، جس پر محکمہ ہائی وے پنجاب نے زبردست ہڑتال کی اور شدید احتجاج کیا، سرکاری محکمے کے دباؤ کی وجہ سے یہ معطل ہوا، لاہور حاضری دی مگر کسی خفیہ ہاتھ کی وجہ سے انکوائری یا مقدمہ کچھ بھی نہ ہوا بلکہ اچانک ڈی آئی جی بنادیا گیا، سمجھ نہیں آتا کہ قابل مسلمان آفیسر ان کی کیوں ترقی نہیں ہوتی اور ایک نااہل قادیانی معمولی پولیس آفیسر کے عہدے سے ڈی آئی جی کی اہم پوسٹ پر مختصر عرصہ میں کیسے ترقی کر جاتا ہے، جبکہ اس کی کارکردگی بھی صفر ہو، جیسا کہ پہلے بتایا گیا اس کا پورا خاندان مرزائی ہے، اس کا باپ گرداور تھا، مرزائی ہوا، ضلع بھکر تحصیل دریا خان چک ۴۹ میں زمین الاٹ کروائی گئی مجوکہ خاندان جو مرزائی ہیں، الاٹمنٹ تھی، سرظفر اللہ قادیانی کے بھائی اسد اللہ قادیانی کی الاٹمنٹ یہیں تھی وہ فروخت کر گیا، اس کا ایک بھائی حساس ادارے سے ریٹائرڈ ہے اور اطلاعات کے مطابق ملتان میں تعلیمی ادارہ چلا رہا ہے۔ اس کے مزید دو بھائی بھی حساس ادارے میں ہیں۔ پولیس میں صوبہ خیبر پختونخواہ میں کہیں تعینات ہے، جب ڈیرہ اسماعیل خان میں ڈی ایس پی تھا تو اس وقت ڈیرہ پُرامن تھا مگر دیکھتے ہی دیکھتے سنی شیعہ فساد شروع ہوئے، قتل وغارتگری ہوئی، ڈیرہ اسماعیل خان کے ختم نبوت کے کارکنوں کو آگاہ کیا گیا تو اس کا تبادلہ ہوا، اب ڈیرہ کچھ پُرسکون ہے، میاں شہباز کا منظور نظر افسر بحیثیت ڈی آئی جی ضلع بھکر کے محرم روٹ کا انچارج بن کر آیا۔ اطلاعات کے مطابق بھکر شہر کا ایک دن دورہ کیا، زیادہ تر دریا خان رہا، بھکر ضلع ہمیشہ پُرامن رہا اور مثالی امن کا گہوارہ تھا، اس کے انچارج بننے پر ہمارا ماتھا ٹھنکا کیونکہ بھکر میں پچھلے سال قادیانیوں نے اپنے مرکز پر پختہ مورچے بنائے تھے، وہ ہم نے انتظامیہ سے گفت وشنید کرکے گروادیئے مگر ہمیں خطرہ تھا کہ مورچے بلاوجہ نہیں بنے، کیونکہ بھکر کے تمام باشندے مرزائیت کے خلاف ہیں، کوئی شرارت ہونے والی ہے، محرم کے بعد ہمارے خدشات درست ثابت ہوئے۔ بھکر میں کئی واقعات پے درپے ایسے ہوئے جس سے سنی شیعہ فساد کا خطرہ ہوا، ۹؍محرم کی درمیانی رات اہل تشیع کے محلوں کے گرد وال چاکنگ ہوئی الحمدللہ! رات ہی کو تاجر رہنماؤں اور انتظامیہ نے سنبھال لیا اور گمنام ایف آئی آر درج ہوئی۔ قادیانی ڈی آئی جی کے بھکر آنے پر جو شک تھا بعد کے واقعات نے صحیح ثابت کردیا۔ بھکر انتہائی پُرامن ضلع ہے، اب بھی سنی اور اہل تشیع کی ذمہ دار قیادت امن کی داعی ہے مگر دریا خان اور پنجگرائیں اور گرد سے کچھ ایسے عناصر پیدا ہوچکے ہیں جو کسی خفیہ ہاتھ کے اشارے پر امن کو تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ خدانخواستہ بھکر میں بدامنی ہوئی تو یہ آگ بہت دور تک پہنچے گی۔ اہلیان علاقہ سے خصوصاً اور پاکستان کی عوام سے عموماً التجا ہے کہ وہ تدبر سے کام لیں، دشمن کے ہاتھ پر نہ کھیلیں۔

(روزنامہ اسلام ملتان، ۲؍جنوری ۲۰۱۳ء)

’’دردمند خاتون‘‘

۵؍اگست ۱۹۷۳ء کو روزنامہ نوائے وقت لاہور میں ایک قادیانی خاتون کا بیان شائع ہوا تھا، جس میں اس نے جان بوجھ کر قادیانیوں کے کفریہ عقائد پر پردہ ڈالنے اور انہیں مسلمان ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی تھی۔ چنانچہ حضرت مولانا حافظ عبدالرحمٰن مدظلہ شاہ عالمی مظفرگڑھی حال مقیم لاہور خلیفہ مجاز حضرت سیّد نفیس الحسینی شاہؒ نے اس خاتون کے جواب میں ’’دردمند خاتون‘‘ کے نام سے ایک رسالہ تحریر فرمایا تھا، جس میں قادیانیوں کے عقائد ونظریات کو امتِ مسلمہ کے سامنے پیش کیا۔ ۱۹۷۳ء میں لکھے گئے اس رسالہ کے اقتباسات کو اسی پس منظر میں پڑھا جائے۔...... (ادارہ)

تیسری قسط

مولانا حافظ عبدالرحمٰن مدظلہ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی توہین:

’’پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو اور اب نئی خلافت لو ایک زندہ علی (یعنی مرزا) تم میں موجود ہے اس کو تم چھوڑتے ہو اور مردہ کی تلاش کرتے ہو۔‘‘

(مندرجہ ملفوظات احمدیہ، ج:۲، ص:۱۴۲، مطبوعہ ربوہ)

تمام اہلِ بیت کی توہین:

’’یہ سوال کہ حضرت علی نبی کیوں نہ ہوئے اور دیگر اہل بیت نے یہ درجہ کیوں نہ پایا؟ اس کا جواب تو یہ ہے کہ حضرت علی یا دیگر اہل بیت کامل طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم اور معارف کے وارث ہوتے تو... ضرور نبوت کا درجہ پاتے۔‘‘ (الفضل، ۱۸؍اپریل ۱۹۱۶ء، قادیان)

حضرت ابوہریرہؓ کی توہین:

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

’’ابوہریرہ غبی تھا درایت اچھی نہیں رکھتا تھا۔‘‘ (روحانی خزائن، ج:۱۹، ص:۱۲۶، از مرزا)

’’فہم قرآن ناقص تھا اور اس میں نقل کرنے کا مادہ تھا اور درایت اور فہم سے بہت ہی کم حصہ رکھتا تھا۔‘‘

(روحانی خزائن، ج:۲۱، ص:۴۱۰، از مرزا)

حضرت ابن عباسؓ کی توہین:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے متعلق مرزا قادیانی لکھتا ہے:

’’عمل تحریف اپنے اندر رکھتے تھے اور عمل تحریف وہی پلید عمل ہے، جس سے یہودی لعنتی کہلائے اور ان کی صورتیں مسخ کی گئیں۔‘‘

(روحانی خزائن، ج:۲۱، ص:۳۴۷، ۳۴۸، از مرزا)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما آیت: ’’انی متوفیک ورافعک الی‘‘ کی تفسیر میں تقدیم اور تاخیر کے قائل تھے جیسا کہ ان کے شاگرد حضرت ضحاکؒ سے مروی ہے:

’’عن الضحاک عن ابن عباس رضی اللہ عنہا فی قولہ انی متوفیک الایۃ ورافعک ثم ممیتک فی اخر الزمان۔‘‘ (درمنثور، ج:۲، ص:۳۶)

چونکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا آیت کی تفسیر میں تقدیم اور تاخیر مرزا کے عقائد کی جڑوں کو کاٹتی اور بنیاد کو اکھیڑتی تھی، مغلوب الغضب ہوگئے اور کہنے لگے کہ آیت کی تفسیر میں تقدیم اور تاخیر تحریف ہے اور یہ عمل تحریف وہی پلید عمل ہے کہ جس سے یہودی لعنتی کہلائے اور ان کی صورتیں مسخ کی گئیں۔ (از مولف)

حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کی توہین:

مرزا کے ایک مرید کا کہنا ہے کہ ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کیا تھے وہ حضرت غلام احمد کی جوتیوں کے تسمہ کھولنے کے لائق بھی نہ تھے۔ (العیاذ باللہ... مولف)۔ (المہدی، ص:۵۷، مولفہ حکیم محمد حسن قادیانی ماخوذ از قادیانی)

مرزا کا پہلا دعویٰ:

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

’’اللہ جل شانہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا، یعنی آپ کو افاضہ کمال کے لئے مہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی۔ اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرایا یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔‘‘

(روحانی خزائن، ج:۲۲، حقیقۃ الوحی، ص:۱۰۰، از مرزا)

مرزا قادیانی کی مذکورہ بالا عبارت کو سامنے رکھ کر صاحبزادہ مرزا بشیر احمد لکھتا ہے:

’’پہلے نبیوں میں سے کوئی نبی ایسا استاد نہیں ہوا جس کی شاگردی میں نبوت مل سکے... لیکن ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے ایسے بلند مقام پر کھڑا کیا اور آپ نے استادی کا ایسا اعلیٰ درجہ حاصل کرلیا کہ آپ اپنے شاگردوں کو اس امتحان میں کامیاب

کرا سکتے ہیں، اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے بعض لوگ خود ایم اے ہوتے ہیں، لیکن ان کی لیاقت ایسی اعلیٰ نہیں ہوتی کہ ایم اے کی جماعت کو پڑھا سکیں اور بعض ایم اے ایسے لائق ہوتے ہیں اور ان کا علم اور درجہ استادی ایسا بڑھا ہوا ہوتا ہے کہ وہ ایم اے کی جماعت کو خوب پڑھا سکتے ہیں، اسی طرح پچھلے نبیوں کی مثال سمجھ لو وہ اپنے رنگ میں کامل تھے بزرگ تھے، نبی تھے لیکن ان میں سے ایک نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے مقام کو نہیں پایا، اس لئے ان کے مدرسہ کا آخری امتحان نبوت نہ تھا بلکہ ولایت تھا۔ لیکن ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا درجۂ استادی ملا کہ آپ کے مدرسہ کو کالج تک بڑھا دیا گیا اور آپ کی شاگردی میں انسان نبی بھی بن سکتا ہے اور اگر آپ سے پہلے نبیوں میں سے کوئی ایسا استاد کامل ہو جاتا تو وہی خاتم النبیین ہوتا، کیونکہ جس استاد کی شاگردی میں نبوت حاصل ہو سکتی ہے، اس کے بعد کسی اور استاد کی ضرورت نہ تھی کیونکہ نبوت کے بعد اور کوئی انعام نہیں۔"

(القول الفصل ص:۱۵ مطبوعہ قادیان)

آپ (یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم) کی روحانی توجہ نبی تراش ہے اور آپ کا کامل متبع نبوت کے مقام پر بھی فائز ہو سکتا ہے۔ (پمفلٹ جماعت احمدیہ کے متعلق بعض سوالات کے جوابات ص:۱۰ مطبوعہ ربوہ)

"نبوت کے لئے یہ شرط ہے کہ انسان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں اس قدر غرق ہو جاوے کہ من تو شدم تو من شدی کے درجہ کو پالے۔" (الکلمۃ الفصل ص:۲۳ مطبوعہ قادیان)

مرزا کا دوسرا دعویٰ:

"یہ تمام فیوض (یعنی مقام نبوت حاصل کرنا) بلاواسطہ میرے پر نہیں ہیں، بلکہ آسمان پر ایک پاک وجود ہے جس کا روحانی افاضہ میرے شامل حال ہے یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس واسطہ کو ملحوظ رکھ کر اور اس میں ہو کر اور اس کے نام محمد اور احمد سے مسمّٰی ہو کر (یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا کامل اتباع کر کے) میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی۔" (روحانی خزائن، ج:۱۸، ص:۲۱۱، از مرزا)

"مجھے تب نبوت ملی جب میں نے نبوت محمدیہ کے تمام کمالات کو حاصل کر لیا۔"

(کلمۃ الفصل ص:۲۳ مطبوعہ قادیان)

مرزا کا تیسرا دعویٰ:

"سوائے مسیح موعود (یعنی مرزا) کے کسی نے بھی نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اتباع کا نمونہ نہیں دکھلایا.... اس لئے نبی کہلانے کے لئے صرف مسیح موعود مخصوص کیا گیا۔"

(کلمۃ الفصل ص:۲۶ مطبوعہ قادیان)

"پس اس لئے امت محمدیہ میں صرف ایک شخص (مرزا) نے نبوت کا درجہ پایا اور باقیوں کو یہ رتبہ نصیب نہیں ہوا، کیونکہ ہر ایک کا کام نہیں کہ اتنی ترقی کر سکے۔" (بحوالہ مذکورہ)

"امت محمدیہ میں اب تک کوئی انسان خواہ اس نے کتنا ہی بڑا درجہ کیوں نہ پایا ہو خواہ وہ صحابہ میں سے ہو یا غیر صحابہ میں سے نبی نہیں کہلا سکتا، سوائے مسیح موعود (مرزا) کے.... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں کوئی شخص اب تک اس انعام میں ان کا شریک نہیں ہوا۔" (القول الفصل ص:۹۰ مطبوعہ قادیان)

"نبوت مجھے عطا کی گئی ہے اور اس نبوت کے مقابل پر اب تمام دنیا بے دست و پا ہے، کیونکہ نبوت پر مہر ہے۔"

(روحانی خزائن، ج:۱۸، ص:۲۱۵،۲۱۶، از مرزا)

مرزا کے مذکورہ تینوں دعوؤں کا بغور مطالعہ کرنے سے صاف ظاہر ہے کہ اس سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت توہین لازم آتی ہے۔ نعوذ باللہ!

ایک طرف یہ کہنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے اور آپ کی روحانی توجہ نبی تراش ہے اور آپ کو استادی کا ایسا اونچا مرتبہ ملا کہ آپ اپنے شاگردوں کو اس امتحان میں کامیاب کرا سکتے ہیں اور دوسری طرف یہ کہنا کہ سوائے مرزا کے دوسرا کوئی نبی نہیں ہوا اور نہ آئندہ کوئی نبی ہوگا، کیونکہ نبوت پر مہر ہے گویا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فیضان کمزور، تعلیم ناقص اور روحانی توجہ اس قدر ضعیف اور نکمی تھی کہ اپنی تمام امت میں صرف اور صرف ایک ہی انسان کو نبی بنا سکی اور استادی کے درجہ میں آپ ایسے نااہل ثابت ہوئے کہ اپنے تمام شاگردوں میں سوائے ایک کے کسی کو امتحان میں کامیاب نہ کرا سکے۔ اس سے بڑھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کیا توہین ہوگی؟ آپ دنیا کے کونے کونے میں پھریں اور ہر ذی شعور انسان سے پوچھیں کہ جس استاد کے پچاس شاگردوں میں ایک پاس ہو اور باقی سب فیل۔ اس استاد سے بڑھ کر اور بھی کوئی نالائق ہوگا۔ (نعوذ باللہ من ذلک)

اسی طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی بھی توہین لازم آتی ہے، ایک طرف یہ کہنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کامل متبع مقامِ نبوت پر فائز ہو سکتا ہے اور دوسری طرف یہ کہنا کہ سوائے مرزا کے نہ کوئی اور نبی ہوا نہ ہوگا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین میں سے ایک بھی کامل متبع نہیں ہوا یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرامؓ میں سے کوئی نبی نہیں بنا اور مرزا کامل متبع تھا کہ نبوت حاصل کر لی، لیکن مرزائیوں کا یہی عقیدہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے لے کر مرزا قادیانی تک کامل متبع صرف مرزا قادیانی ہے

چنانچہ حقیقت النبوۃ مطبوعہ قادیان، ص:۵ پر لکھا ہے:

"تیرہ سو سال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے آج تک امت محمدیہ میں کوئی ایسا انسان نہیں گزرا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسا فدائی اور ایسا مطیع اور ایسا فرمانبردار ہو جیسا کہ حضرت مسیح موعود (مرزا) تھے۔"

قارئین کرام! صحابہؓ کا صحابہؓ سے اور غیر صحابہ کا غیر صحابہؓ سے اتباع میں بڑھ جانا اس میں کلام نہیں۔ کلام اس میں ہے کہ ایک غیر صحابی کا دعویٰ ہو کہ میں صحابی سے اتباع میں آگے ہوں، پھر ستم بالائے ستم یہ کہ ایک ایسا انسان جو تیرہ سو سال بعد پیدا ہوا اور دعویٰ کرے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں میرا مقابلہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی نہیں کر سکتے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس ذہنیت پر جتنا بھی رویا جائے اتنا ہی تھوڑا ہے، یہ عقیدہ صحابہ کرامؓ کی سخت اہانت ہے اور اس پر مرزا کی اپنی شہادت پیش کرتا ہوں، ملاحظہ فرماویں:

مرزا کا ایک مرید جس کا نام چراغ دین تھا، دعویٰ کیا کہ میں مرزا کا کامل اتباع کر کے مرزا کی مدد کے لئے انہیں سے فیض نبوت حاصل کر کے نبی کے مقام پر فائز ہو کر نبی اور رسول ہوں، جب مرزا کو پتا چلا تو سیخ پا ہوا اور اس کے خلاف اشتہار شائع کیا، مذکورہ اشتہار کی عبارت ملاحظہ فرمائیں:

مرزا لکھتا ہے:

"چراغ دین کا ایک... مضمون پڑھا تو معلوم ہوا کہ وہ مضمون بہت خطرناک اور زہریلا ہے اور اسلام کے لئے مضر ہے... چنانچہ اس میں لکھا ہے: میں رسول ہوں.... پس یہ کیسی ناپاک رسالت ہے جس کا میاں چراغ دین نے دعویٰ کیا ہے، جائے غیرت ہے کہ ایک شخص بڑا مرید کہلا کر یہ ناپاک کلمات منہ پر لاوے کہ... میں رسول ہوں یہ کس قدر خدا کے پاک سلسلہ کی ہتک عزت ہے گویا کہ رسالت اور نبوت بازیچہ اطفال ہے کسی کو حق نہیں پہنچتا کہ وہ رسول اللہ کہلائے۔ خدا کے نزدیک وہ لوگ قابل تعریف ہیں جو سالہائے دراز سے میری (یعنی مرزا کی) نصرت میں مشغول ہیں اور میرے اور میرے خدا کے نزدیک ان کی نصرت ثابت ہو چکی ہے مگر چراغ دین نے کون سی نصرت کی ہے... میں نہیں جانتا کہ وہ کس بات میں مجھے مدد دینا چاہتا ہے.... افسوس کہ اس نے بے وجہ اپنی تعلّی سے ہمارے سچے انصار کی ہتک کی... رات یہ الہام ہوا... میں فنا کر دوں گا، میں غارت کر دوں گا، میں غضب نازل کروں گا، اگر اس نے . . . رسالت کے.... دعوے سے توبہ نہ کی اور خدا کے انصار جو سالہائے دراز سے دن رات صحبت میں رہتے ان سے عفو تقصیر نہ کرائی، کیونکہ اس نے جماعت کے مخلصوں کی توہین کی کہ اپنے نفس کو ان پر مقدم کر لیا، حالانکہ خدا نے بار بار براہین احمدیہ میں (یہ مرزا کی لکھی ہوئی کتاب کا نام ہے) ان کی تعریف کی ہے اور ان کو سابقین قرار دیا ہے اور کہا: اصحاب الصفۃ وما ادرٰک ما اصحاب الصفۃ، صفہ والے اور آپ کو کیا پتا کون ہیں صفہ والے۔"

(اشتہار مرزا مندرجہ روحانی خزائن، ج:۱۸، ص:۴۳۹)

(جاری ہے)

قادیانی اپنے کفر کو اسلام کا ٹائٹل دے کر پوری دنیا میں کفر و ارتداد پھیلا رہے ہیں

لاہور.... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ راوی ٹاؤن کے زیر اہتمام سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس فدائی چوک کریم پارک راوی روڈ لاہور میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے امیر حضرت مولانا مفتی محمد حسن نے کی۔ کانفرنس کا آغاز قاری عثمان بشیر کی تلاوت سے ہوا۔ نعت رسول مقبول مولانا ذکی اللہ کیفی نے پیش کی۔ کانفرنس کے مہمانان گرامی: شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد الیاس گھمن، مکتب اہل حدیث کے نامور عالم دین مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا عبدالشکور حقانی، قاری خلیل الرحمٰن، مولانا عبدالنعیم، جناب جاوید بلوچ سمیت متعدد علماء کرام نے بیانات کیے کانفرنس میں ہزاروں افراد کے علاوہ کارکنان ختم نبوت نے پرجوش انداز میں شرکت کی۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے علماء کرام نے کہا کہ ہم تحفظ ختم نبوت، ناموس رسالت کے لئے اپنا سب کچھ قربان کرنا سعادت سمجھتے ہیں۔ قادیانیت کا زہر سانپ اور بچھو سے زیادہ خطرناک ہے۔ مقررین نے کہا کہ قادیانیت کو ریورس گیر لگ چکا ہے وہ دن دور نہیں جب تلاش کرنے کے باوجود دنیا میں ایک بھی قادیانی نہیں ملے گا علماء کرام نے عوام سے اپیل کی کہ وہ قادیانیوں اور ان کی مصنوعات کا مکمل طور پر بائیکاٹ کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنی محبت کا ثبوت دیں۔ علماء کرام نے کہا کہ قادیانی اپنے کفر کو اسلام کا ٹائٹل دے کر پوری دنیا میں کفر و ارتداد پھیلا رہے ہیں۔ کانفرنس کے جملہ انتظامات مثالی تھے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت راوی روڈ کے کارکنوں اور عہدیداروں جناب حامد بلوچ، حکیم ارشاد حسین، ملک محمد یونس، بھائی عبدالولی، مولانا عبدالماجد محمدی، حافظ شناور، بھائی محمد مسلم نے دو مہینے قبل ہی کانفرنس کی تیاری شروع کر دی تھی۔ کانفرنس کی کامیابی پر تمام عہدیداران و کارکنان ختم نبوت مبارکباد کے مستحق ہیں۔

تربیت کریں اپنے راج دُلاروں کی!

محمد کاشف

آج کے عدیم الفرصت دور میں اگر خوش قسمتی سے فرصت کے کچھ لمحات میسر آجائیں اور اہل خانہ مل جل کر کچھ وقت گزار سکیں تو بلاشبہ اللہ کی کسی نعمت سے کم نہیں۔ اسی بات کی اہمیت کے پیش نظر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مصروفیت سے پہلے فرصت کو غنیمت جانو'' (ترمذی)

لہٰذا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے مطابق فرصت کو غنیمت جانتے ہوئے فرصت کے ان لمحات کو بہترین انداز میں صرف کرنا چاہئے۔ بالخصوص انفرادی اصلاح گھر کے ماحول کی بہتری اور بچوں کی تربیت اور کردار سازی کے لئے باقاعدہ منصوبہ بنا کر ایک مربوط پروگرام ترتیب دینا چاہئے۔ ہمارا حال یہ ہے کہ ہم فرصت کے لمحات کی صحیح معنوں میں قدر نہیں کرتے۔ ہر سال موسم گرما و سرما کی طویل چھٹیاں آتی ہیں، ان کی آمد جہاں طالب علموں، اساتذہ اور تعلیمی اداروں کے افراد کے لئے باعث مسرت ہوتی ہے، وہاں گھر کے والدین کی ذمہ داریوں میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے اور وہ اس قیمتی وقت کو استعمال کرنے سے قاصر رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ والدین ذہنی دباؤ کا شکار بھی رہتے ہیں۔ اس ضمن میں چند عملی نکات پیش ہیں:

◆◆ پہلا مرحلے میں شب و روز کے لئے نظام الاوقات کا تعین کیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے پیش نظر کہ صبح کے وقت میں برکت ہے، اپنے دن کا آغاز نماز فجر سے کیجئے، نماز فجر کے بعد ہی سے دن بھر کی سرگرمیوں کا آغاز کیجئے۔ یہ بہترین اور بابرکت وقت سونے کی نذر نہ کریں۔ عام طور پر تعطیلات کا آغاز ہوتے ہی بچوں کا رات کے وقت جاگنا اور صبح دیر سے اٹھنا معمول بن جاتا ہے جو کہ نامناسب اور خلاف فطرت ہے۔ فجر کی نماز کے لئے اٹھنے پر انعام بھی دیا جاسکتا ہے، ایک بھائی یا بہن کی فجر کے وقت اٹھانے کی ذمہ داری لگایئے اور پھر اسے تبدیل کرتے رہئے تاکہ سب کو ذمہ داری کا احساس ہو اور ایک دوسرے کے درمیان نیکی میں تعاون کا جذبہ پیدا ہو۔ نماز فجر ادا کر کے سو جانے کی غیر فطری وغیر مناسب روایت کو ختم کریں اس روایت نے انسانی روح کا حسن برباد کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے رات آرام وسکون کے لئے اور دن کام کے لئے بنایا ہے، اس کے لئے والدین خود عملی نمونہ پیش کریں۔

◆◆ بچوں کی عمر، تعلیمی مصروفیات کو مدنظر رکھ کر بچوں سے مشاورت کر کے سونے کے اوقات کا تعین کرلیا جائے اور اس پر کاربند بھی رہا جائے۔ رشتہ دار، بہن بھائیوں کے سامنے اس بات کا اظہار نہ کریں کہ: ''لمبی چھٹیاں ہوگئی ہیں اب تو ہر وقت بچے سر پہ سوار رہیں گے۔'' اگر اپنے بچوں کا استقبال ان جملوں سے کریں گے تو آپ کے اور بچوں کے درمیان فاصلے بڑھ جائیں گے اور وہ وقت جو آپ کے حسن استقبال سے بچوں کے دلوں میں خوشگوار احساس لاسکتا تھا، اس عمل سے ضائع ہو جائے گا۔

◆◆ بچوں کے ساتھ مل کر ہفتہ وار پروگرام ترتیب دیجئے، ان کے ذہن اور دلچسپیوں کے مطابق ذمہ داریاں بانٹیں۔

◆◆ اپنی اہم مصروفیات کے بارے میں ایک دوسرے کو آگاہ کریں، اپنے کام کے سلسلے میں ایک دوسرے سے مشورہ طلب کریں اور تعاون کی پیشکش کریں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے پیش نظر کہ جس کا آج اس کے کل سے بہتر نہیں وہ تباہ ہو گیا، گزشتہ کل کا بھی جائزہ لیں اور اپنے آج کو

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silver, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85,Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph: 2514972-2531133

گزشتہ کل سے بہتر بنانے کے لئے پلاننگ کریں، اگر چند منٹ بھی مل کر بیٹھیں گے تو اس کی برکت کا احساس جلد محسوس ہونے لگے گا۔

◆◆ چھٹیوں میں سب اہل خانہ ایک ساتھ ناشتہ، دونوں وقت کا کھانا کھائیں تو باہمی محبت میں اضافہ ہوگا۔ بچوں اور بچیوں کو جس قدر ہو سکے اپنے قریب رکھئے، گھر میں اگر کمپیوٹر موجود ہو تو ایسی جگہ پر رکھئے جہاں آپ اس پر نظر رکھ سکیں۔ اگر آپ کو کمپیوٹر سے کوئی لگاؤ نہیں تو اس کی تھوڑی بہت مشق آپ کو کرنی چاہئے، جب چھوٹے بچوں میں یہ احساس ہوتا ہے کہ ہم اپنے والدین سے زیادہ جانتے ہیں تو ایک احساس برتری پیدا ہوتا ہے، دوسرا یہ کہ اکثر بچے اپنی ماؤں کو اندھیرے میں رکھتے ہیں کہ ہم کام کر رہے ہیں، حالانکہ وہ جو کچھ کر رہے ہوتے ہیں مائیں ان سے غافل ہوتی ہیں۔

◆◆ فرصت کے لمحات کو محض ٹیلی ویژن کی نذر نہ ہونے دیں، بچوں کی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لئے ان کو متبادل مصروفیات و مشاغل دیں، دعائیں اور وظائف یاد کروائیے، تقریر اور مضمون نویسی کی مشق بھی کروائی جا سکتی ہے، بچوں کو ان کی عمر اور ذوق کے لحاظ سے کوئی نیا کام سکھانے کی کوشش کیجئے، کاغذ کے کھلونے بنانا، کاغذ پر تصویر بنانا، رنگ بھرنا، سلائی کرنا، کسی ڈیکوریشن پیس کو صاف کرنا، مل جل کر گھر کے بگڑے کام سنوارنا بھی ایک فن ہے۔ آپ کو یہ کامیابی اسی صورت میں ملے گی، جب آپ اپنی پوری توجہ، وقت اور معاونت بچے کو مہیا کریں گے۔

◆◆ اسکول کے ہوم ورک کی مرحلہ وار تقسیم کر کے اپنی نگرانی میں روزانہ تھوڑا تھوڑا کر کے کام کروائیے۔ ٹیوشن پڑھوانا مجبوری ہو تو بچے کے معاملات پر نظر رکھیں، گھر میں لان یا کیاری کی جگہ ہو تو بچے کو کوئی پودا اگانے اس کی نگہداشت کرنا سکھائیے۔ بچوں کی ضروریات پوری کرنا کافی نہیں بلکہ انہیں وقت اور توجہ کی ضرورت بھی ہوتی ہے، اپنی مصروفیات میں اس کے لئے بھی وقت رکھیں۔ یہ بچوں کا حق ہے جو انہیں ملنا چاہئے والدین کی شفقت سے محرومی کے نتیجے میں بچے احساس محرومی کا شکار ہوتے ہیں، یہی جذبہ منفی رُخ اختیار کر لے تو بچے غلط صحبت اختیار کر لیتے ہیں۔

◆◆ بچوں کے دوستوں کو گھر بلوائیے، ان کی عزت کیجئے، ان کو توجہ دیجئے تاکہ وہ آپ پر اعتماد کریں، بچوں کے دوستوں کے گھر والوں سے تعلقات بہتر رکھیے، اگر آپ ان کے گھر کے ماحول سے مطمئن نہیں تو بچے کو برملا نہیں حکمت و تدبر سے کام لیجئے تاکہ آپ کے اور بچے کے درمیان اعتماد کے رشتے کو ٹھیس نہ پہنچے۔

◆◆ بچوں میں ذوق مطالعہ کو پروان چڑھانا، اس کی تسکین کا سامان کرنا ایک اہم فریضہ ہے، اچھی اچھی کتب و رسائل پڑھنے کو فراہم کریں، بچوں کو کہانی سننا اچھا لگتا ہے، دلچسپ انداز میں کہانی سنائیے، بچوں کے ساتھ بیٹھ کر کہانی پڑھیے، اس پر بات چیت ہو تو یہ ذوق مطالعہ بڑھانے میں مددگار ہو سکتا ہے۔

◆◆ روزانہ نہ سہی ہفتہ میں چند احادیث بچوں کے ذہن نشین ضرور کرائی جائیں۔ کلام اقبال کے مختلف حصے بھی یاد کرائیے، یہ چیز بھی ان کی تربیت پر بڑی خوبی سے اثر انداز ہوگی۔

◆◆ آج کے بچے کل کے قائد ہیں۔ مستقبل کی قیادت کی تیاری کے پیش نظر گھر کی ذمہ داریوں کو بچوں میں تقسیم کر کے ان کی صلاحیتوں کا امتحان لیا جا سکتا ہے، مثلاً نو عمر بچوں کی ساتھ بھی یہ تجربہ کر کے دیکھا جائے کہ ایک دن والدین گھر میں اپنی ذمہ داریاں، اپنی جگہ اپنے بچوں کو سونپ کر خود بچے بن جائیں، اس کے ذریعے بچوں میں چھپے ہوئے جوہر کو سامنے لایا جا سکتا ہے اور یہ ایک دلچسپ تجربہ بھی ہوگا۔

◆◆ نو عمر بچوں کو جج بنا کر گھر میں چھوٹے موٹے خاکے، کھیل کے طور پر پیش کیے جائیں تاکہ ان کو انصاف کرنے، فیصلہ کرنے کی تربیت دی جا سکے، بچوں کی لڑائی میں صلح کرانا، ان کی شرارتوں، نادانیوں کی اصلاح کرانے کے لئے ان سے تعاون لیا جا سکتا ہے۔

پاکستانی سفارت خانہ نے قادیانیوں کو "احمدیہ مسلم جماعت" لکھ کر آئین سے انحراف کیا ہے: علماء کرام

حیدرآباد..... ۱۹ دسمبر ۲۰۱۲ء بعد نماز عشاء گورنمنٹ کالج روڈ کالی موری حیدرآباد میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ پروگرام کا آغاز مدرسہ ریاض العلوم کے استاذ جناب قاری عارف کی تلاوت سے ہوا۔ حمد باری تعالیٰ و نعت رسول مقبول مولانا حافظ اشفاق احمد نے پیش کی۔ کانفرنس میں مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری مدظلہ و صدر جمعیت علماء پاکستان صاحبزادہ علامہ ابوالخیر محمد زبیر مدظلہ مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد، مولانا عبدالصمد حیدری راہنما اہلسنت والجماعت کے بیانات ہوئے۔ تمام مہمانان گرامی نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ اللہ رب العزت نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین کا اعزاز دیا، تمام انبیاء کا سردار بنا کر سلسلۂ نبوت کو آپ پر مکمل کر دیا، تمام صحابہ کرامؓ نے آپ کی ختم نبوت کی حفاظت کی۔ منکرین ختم نبوت کے مقابلے میں حضرت ابوبکر صدیقؓ محافظ اول، حضرت حبیب بن زیدؓ شہید اول، حضرت فیروز دیلمیؓ غازی اول، حضرت عبداللہ بن وہبؓ امیر اول، حضرت عبداللہ بن ثوبؓ مجاہد اول بنے۔ مقررین نے کہا کہ مغربی ملک میں پاکستانی سفارت خانہ نے قادیانیوں کو "احمدیہ مسلم جماعت" لکھ کر آئین سے انحراف کیا ہے۔ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مولانا توصیف احمد نے انجام دیئے۔

◆◆ جمعہ کا دن روز خاص کے طور پر منایا جائے۔ جمعہ کی نماز کے لئے سب اہل خانہ تیار ہوکر مسجد جائیں تو گھر میں صبح سے جمعہ کی تیاری، نماز میں شرکت سے عید کا سماں بندھ جائے گا۔

◆◆ کبھی کبھار بچوں کے ساتھ ان کی ذہنی سطح پر آ کر کھیل میں شریک ہونا، ان کی باتوں میں دلچسپی لینا، اپنے بچوں کے ساتھ کھیل میں مقابلہ کرنا، کبھی جیت کر، کبھی بچوں سے ہار کر، دونوں کیفیات میں صحیح طرز عمل کی تلقین سے کھیل ہی کھیل میں بچوں کی جذباتی تربیت کے ساتھ ساتھ کئی رویوں کی رہنمائی ہوگی۔

◆◆ نوعمر بچوں پر اپنے خیالات کو حاوی کرنا، اپنی پسند اور رائے کو زبردستی ٹھونسنا مناسب نہیں۔ دلیل سے بات کو منوایے، یہ عمر اپنی صلاحیتوں کا اظہار چاہتی ہے۔ ان سے مشورہ لینا اور تحمل سے ان کا نقطۂ نظر سننا ان کے اعتماد کو بڑھاتا ہے۔

◆◆ طویل چھٹیوں میں والدین بچوں کو مختلف ہنر سکھا سکتے ہیں، مثلاً خوشخطی، مضمون نویسی، تجوید، آرٹ کے کچھ مزید کام اور بچیوں کو سلائی کڑھائی، کپڑوں کی مرمت، مہندی کے ڈیزائن وغیرہ سکھائے جاسکتے ہیں۔

◆◆ بچوں کو ہسپتالوں میں مریضوں کی عیادت کے لئے لے کر جانا، اللہ تعالیٰ کے شکر کا جذبہ پیدا کرنا، دوسروں سے ہمدردی، محبت کا اظہار سکھانا، اس لئے کہ آج کے دور میں ہر کوئی اپنی دنیا میں مگن ہے۔

◆◆ حلقہ احباب، رشتہ داروں وغیرہ کے ساتھ مل کر پکنک پر جانا، جہاں حقوق العباد کی اہمیت اجاگر کرنے کا ذریعہ ہے، وہاں اسلامی تہذیب کے آداب سکھانے میں بھی مفید ہے۔

◆◆ اگر والدین اپنے بچوں کے ساتھ چھٹیوں میں کسی تفریحی مقام پر جارہے ہیں یا کسی رشتہ دار کے ہاں مقیم ہیں تو بھی تربیت کرنے کا بہترین موقع ہے۔ جتنا سفر میں انسان سیکھتا اور سکھاتا ہے، وہ گھر میں ممکن نہیں ہوتا، ہر وقت کا ساتھ کچھ نئے عوامل، سفر کے تجربات، بہت کچھ نیا سیکھنے کو ہوتا ہے۔

◆◆ بچوں میں اتنی ایمانی جرأت پیدا کیجئے کہ وہ مسلمان ہونے اور پاکستانی ہونے پر فخر کرسکیں۔ اندرونی و بیرونی دشمنوں سے آگاہی دیجئے۔

◆◆ والدین اپنے خاندان کے مزاج، ماحول، حالات کو سامنے رکھ کر چھٹیوں کو اپنے لئے یادگار بناسکتے ہیں۔ حسن نیت اور خلوص سے بھرپور کوشش کرنے والوں کو ہی اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل ہوتی ہے۔

◆◆ آخرت میں وہ مسلمان والدین ہی اس ''اجرِ عظیم'' کے مستحق ہوں گے جنہوں نے اولاد جیسی نعمت کو ضائع نہیں کیا ہوگا، بلکہ اپنی پوری ہوشمندی اور شعور سے اپنی ذمہ داریاں نبھائی ہوں گی۔

◆◆ آج ہی عزم کیجئے، پروگرام مرتب کیجئے، چھٹیوں کے ہر دن کو ایسا بنانا ہے کہ وہ ''گزرے کل سے بہتر ہو'' اک نئے جذبے سے بچوں کے ساتھ دوستی، محبت کا رشتہ استوار کیجئے، ضروری نہیں کہ وہ سب منصوبے جو آپ بنائیں وہ پورے ہوں، حالات و واقعات ان میں ردوبدل کروائیں گے لیکن آپ نے اس ردوبدل میں بھی اپنا اصلی ٹارگٹ نہیں بھولنا۔ بچے آپ کے قیمتی خزانہ ہیں، ان سے غافل نہ ہوں۔

◆◆ ایک بات کا خاص طور پر خیال رہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کو وہ عمل زیادہ محبوب ہے جو ثابت قدمی سے مسلسل کیا جائے۔ لہٰذا فرصت کے لمحات اور چھٹیوں کے لئے جو نظام الاوقات اور تربیتی امور طے کرلیں، انہیں باقاعدگی سے انجام دیں اور چھٹیوں کے بعد بھی یہ سلسلہ جاری رکھیں، تب ہی موثر اور نتیجہ خیز تربیت ثابت ہوگی۔ اپنی تمام تر کوششوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے مدد اور دعاؤں کا خصوصی اہتمام بھی ضرور کیجئے۔

☆☆..............☆☆

گستاخِ رسول کی سزا صرف اور صرف موت ہے: مولانا گھمن

لاہور.... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ شالیمار ٹاؤن کے زیر اہتمام تحفظ ناموس رسالت سیمینار اغول شادی ہال شیر شاہدرہ کوٹ خواجہ سعید میں منعقد ہوا۔ جس کے مہمان خصوصی متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن تھے۔ سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے مولانا الیاس گھمن نے کہا کہ گستاخ رسول کی سزا صرف اور صرف موت ہے ناموس رسالت کا تحفظ ہمارے ایمان کی بنیاد ہے۔ سیمینار میں مولانا عبدالنعیم، مولانا عمر حیات اور مشہور نعت خوان مولانا محمد قاسم گجر نے بھی خطاب کیا سیمینار میں کثیر تعداد میں علماء طلباء اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد نے شرکت کی۔ سیمینار کے انعقاد میں مولانا اخلاق احمد اور ان کے رفقاء نے بھرپور انداز میں محنت کی۔ کامیاب سیمینار منعقد کروانے پر تمام جماعتی احباب مبارک باد کے مستحق ہیں۔

مفتی رشید احمدؒ کے خلیفہ مجاز مولانا رفیق الخلیل دہشت گردوں کے حملے میں شہید

ملیر میں قائم اپنے ادارے سے بہادر آباد آ رہے تھے کہ بل پارک کے قریب نامعلوم موٹر سائیکل سواروں نے فائرنگ کا نشانہ بنایا

فائرنگ سے زخمی ہوگئے، ہسپتال میں دم توڑا، ہزاروں سوگواروں کی موجودگی میں حب میں سپرد خاک، وفاق المدارس اور متحدہ کا اظہار افسوس

کراچی (اسٹاف رپورٹر) مفتی رشید احمدؒ کے خلیفہ مجاز، عالمگیر مسجد کے امام و خطیب، بزرگ عالم دین مولانا رفیق الخلیل قاتلانہ حملے میں شہید ہوگئے۔ وفاق المدارس، ایم کیو ایم کی رابطہ کمیٹی نے حملے کی مذمت کرتے ہوئے اسے شہر میں فسادات بھڑکانے کی سازش قرار دیا ہے۔ مولانا رفیق الخلیل کو ہزاروں عقیدت مندوں کی موجودگی میں شفیع پورہ قبرستان میں حب چوکی میں سپرد خاک کردیا گیا۔ نماز جنازہ میں علماء کرام سمیت مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ فیروز آباد تھانے کی حدود شہید ملت روڈ بل پارک کے قریب موٹر سائیکل پر سوار دو نامعلوم ملزمان نے ان کی وین نمبر CK-6053 پر فائرنگ کا نشانہ بنایا، جس سے وہ شدید زخمی ہوگئے جبکہ ان کا ڈرائیور معجزانہ طور پر بچ گیا، مولانا کو ان کے ڈرائیور نے زخمی حالت میں قریبی نجی ہسپتال پہنچایا جہاں دوران علاج زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے انہوں نے جان جان آفریں کے سپرد کردی، ان کی میت کو بعد ازاں پولیس کارروائی کے لئے جناح ہسپتال منتقل کیا گیا۔ پولیس کے مطابق مقتول ملیر میں واقع اپنے مدرسے سے بہادر آباد میں قائم عالمگیر مسجد میں واقع اپنی رہائش گاہ آ رہے تھے کہ نامعلوم موٹر سائیکل سواروں نے بل پارک کے قریب ان پر فائرنگ کردی۔ پولیس کے مطابق مولانا کو پانچ گولیاں لگیں اور وقوعہ کے مقام سے نائن ایم ایم کے پانچ خول بھی برآمد ہوئے۔ پولیس کے مطابق مولانا رفیق الخلیل ادارۃ الفرقان کے چیئرمین اور اہلسنت والجماعت کے سابق عہدیدار رہ چکے ہیں۔ پولیس کے مطابق مولانا رفیق پر ۲۰۰۶ء میں الفلاح کے علاقے میں حملہ ہوا تھا تاہم اس بار ہونے والے حملے میں وہ جانبر نہ ہوسکے۔ پولیس نے واقعے کو ٹارگٹ کلنگ قرار دیا ہے۔ واقعہ کا مقدمہ مولانا کے ڈرائیور غلام رسول کی مدعیت میں ۱۲/۸۱۸ رات گئے تھانہ فیروز آباد میں درج کرلیا گیا۔ ان کی نماز جنازہ عالمگیر مسجد میں ان کے صاحبزادے مولانا فاروق رفیق کی اقتدا میں بعد نماز عصر ادا کی گئی، نماز جنازہ میں علماء کرام سمیت مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ بعد ازاں پنجابی سوداگران برادری کے اصرار پر انہیں کمیونٹی قبرستان شفیع پورہ حب چوکی میں ہزاروں سوگواروں کی موجودگی میں سپرد خاک کردیا گیا۔ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے صدر شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان، مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا قاری محمد حنیف جالندھری اور مولانا انوار الحق نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں مولانا رفیق الخلیل کی شہادت کو المناک حادثہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ وفاقی اور صوبائی حکومتیں علماء و طلبا اور عوام الناس کے جان و مال کے تحفظ میں بری طرح ناکام ہوچکی ہیں۔ متحدہ قومی موومنٹ کی رابطہ کمیٹی نے مولانا رفیق الخلیل کے سفاکانہ قتل کی مذمت کرتے ہوئے اسے شہر میں فرقہ وارانہ فسادات کی آگ بھڑکانے کی گھناؤنی سازشوں کا تسلسل قرار دیا ہے۔ ایک بیان میں رابطہ کمیٹی نے مولانا رفیق الخلیل کے تمام سوگوار لواحقین سے تعزیت و ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ سندھ سید قائم علی شاہ اور گورنر سندھ ڈاکٹر عشرت العباد سے مطالبہ کیا ہے کہ امام مولانا رفیق الخلیل کے بہیمانہ قتل کا نوٹس لیا جائے اور شہر میں فرقہ واریت پھیلانے والوں کو فی الفور گرفتار کر کے آئین و قانون کے مطابق قرار واقعی سزا دی جائے۔ مولانا قاری محمد رفیق الخلیل ۱۹۵۰ء میں خانیوال میں پیدا ہوئے، دینی تعلیم دارالعلوم کبیروالہ میں حاصل کی۔ ان کے اہم اساتذہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مولانا عبدالمجید لدھیانوی، مولانا عبدالستار تونسوی اور دیگر شامل ہیں۔ ان کے ہم سبق اہم شخصیات میں کالعدم سپاہ صحابہ کے بانی مولانا حق نواز جھنگوی اور مولانا ضیاء الرحمن فاروقی شامل ہیں۔ ۱۹۶۸ء میں انہوں نے جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی میں بطور استاد خدمات انجام دیں، اسی دوران جامع مسجد عالمگیر بہادر آباد میں امام و خطیب مقرر ہوئے۔ وہ دو سال جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن میں حفظ قرآن کے مدرس کے طور پر بھی خدمات انجام دیتے رہے۔ ۱۹۸۸ء میں ملیر پندرہ میں انہوں نے ادارۃ الفرقان کے نام سے مدرسہ قائم کیا۔ انجمن سپاہ صحابہ کے قیام کے بعد اس میں شامل ہوئے اور ۱۹۹۳ء تک اسی جماعت میں رہے۔ مولانا قاری محمد رفیق الخلیل نے خانقاہی سلسلے میں خود کو مفتی رشید احمد لدھیانویؒ سے جوڑا اور ان کا شمار مفتی رشید احمد لدھیانویؒ کے اہم خلفاء میں ہوتا تھا جبکہ وہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میں بھی سرگرم رہے۔ ان کا شمار کراچی کے چند جید علماء میں ہوتا تھا۔ ۱۹۹۳ء کے بعد انہوں نے اپنے آپ کو تعلیمی، خانقاہی سلسلے، وعظ و نصیحت اور عالمگیر مسجد میں خطابت و امامت تک محدود رکھا، مولانا نے سوگواروں میں چار صاحبزادے مولانا فاروق رفیق، مولانا عثمان رفیق، مولانا علی رفیق، خالد رفیق اور دو عالمہ صاحبزادیاں، بیوہ، دو بھائی اور دنیا بھر میں ہزاروں عقیدت مندوں کو چھوڑا۔

(روزنامہ اسلام کراچی، ۳۱ دسمبر ۲۰۱۲ء)

Regd.SS160

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کی مطبوعات

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوة

حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 061-4583486, 4783486